بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 46

19 تا 25 ذیقعد 1436ھ 4 تا 10 ستمبر 2015ء

شمارہ: 34

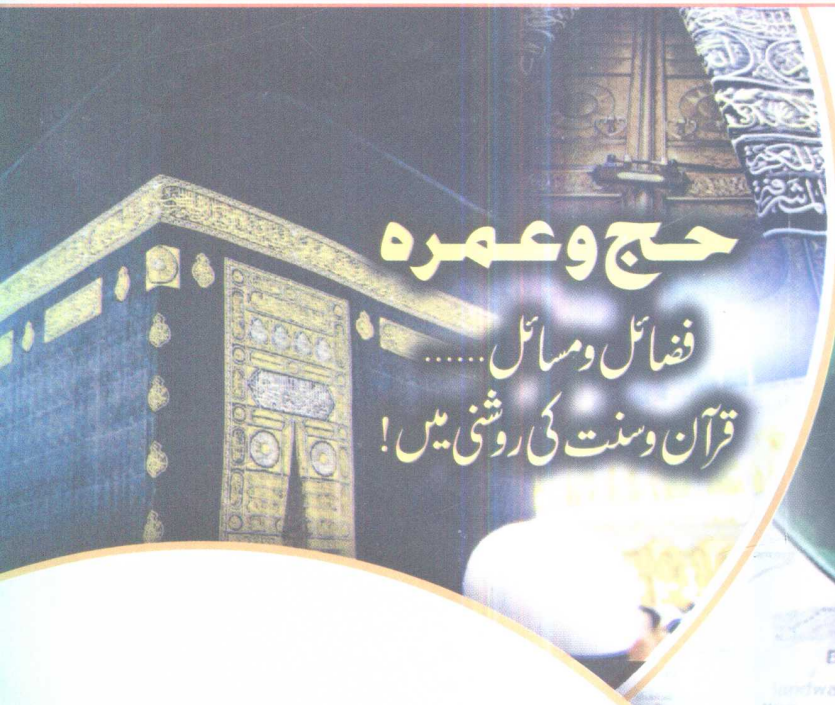

حج وعمرہ

فضائل ومسائل.....

قرآن وسنت کی روشنی میں!

داعش ISIS

ظالم فسادی اور دہشت گرد تنظیم!

مقبوضہ جموں وکشمیر

کشمیریوں کے مستقبل کا فیصلہ کشمیری قیادت کے مشورے کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

مقام ابراہیم علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا حامل ایک پتھر!

- نماز عیدین کا وقت.....؟!
- عیدگاہ کی طرف پیدل جانا.....؟!
- عورتوں کا مسجد میں نماز عید ادا کرنا.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

معیار تقویٰ وسچائی

﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ)

''ساری اچھائی مشرق ومغرب کی طرف (نماز کے لیے) منہ کر لینے میں ہی نہیں۔ بلکہ حقیقتاً اچھا شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ (کی واحدانیت) پر' قیامت کے دن پر' فرشتوں پر' کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔ جو مال سے محبت کے باوجود قرابت داروں' یتیموں' مسکینوں' مسافروں اور سوال کرنے والوں کو عطاء کرنے والا ہو' غلاموں کو آزاد کرے۔ نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرے۔ جب وعدہ کرے تو پھر اسے پورا کرے' تنگ دستی' دکھ درد اور لڑائی (جہاد) کے وقت صبر کرے۔ یہی سچے لوگ ہیں اور یہی متقین (پرہیزگار) ہیں۔''

اسلام صرف چند عبادات کے کر لینے ہی کا نام نہیں بلکہ اسلام تو انسان کو انسانیت کے سانچے میں مکمل طور پر ڈھالتا ہے۔ مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اسی بات کی طرف نشاندہی فرمائی ہے کہ نیکی کا معیار صرف نماز نہیں بلکہ نیکی اور تقویٰ تو زندگی کے تمام پہلوؤں میں اطاعت رب اور خوشنودی رب کا متقاضی ہے۔ نبی کریم ﷺ سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ اور آپ ﷺ نے ہر مرتبہ جواب میں یہی آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ گویا حقیقی ایمان انسان کو رواداری' محبت' غمگساری' قربانی' ایثار' مصیبت پر صبر' جہاد کا شوق' ایفائے عہد اور دوسری معاشرتی اخلاقی عادات واطوار پر کاربند رکھتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنی پسندیدہ ترین چیزوں کی قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہی حقیقی نیکی اور تقویٰ کا سب سے اونچا زینہ ہے۔

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝﴾ (ال عمران)

''جب تک تم اپنی پسندیدہ ترین چیز سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرو گے تب تک تم ہرگز بھلائی کے معیار پر پورا نہیں اترو گے۔''

اسی طرح راہ خدا میں ہر طرح کی مشقتوں اور مصیبتوں پر استقامت سے کھڑے رہنا تمہارے ایمان کی صداقت کی نشانی ہے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

شیطان سے مشابہت کی ممانعت

[لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِهَا.] (رواہ مسلم)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ہرگز اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی پیئے اس لیے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔'' (مسلم)

اسلام نے اپنے ماننے والے ہر انسان کی ہر معاملے میں رہنمائی فرمائی ہے۔ سونے' جاگنے کے آداب' پیشاب پاخانے کا سلیقہ' آپس میں میل وملاپ کا طریقہ اور کھانے پینے کے آداب مکمل طور پر بیان فرمائے ہیں تاکہ انسان شیطان کے شر سے محفوظ رہے اور اجر وثواب بھی حاصل کر لے۔

کھانے پینے کے اسلامی آداب بیان کرتے ہوئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''پہلے بسم اللہ پڑھو' اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔'' اس فرمان کے تین حصے ہیں۔

پہلا حصہ: ''بسم اللہ'' پڑھنا ہے۔ جب کوئی چیز کھانے یا پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لی جائے تو شیطان اس کھانے میں شریک نہیں ہو سکتا' برکت قائم رہے گی۔ جب بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو شیطان کھانے میں شریک ہو کر برکت ختم کر دیتا ہے۔

دوسرا حصہ: ''دائیں ہاتھ سے کھانا ہے۔'' بائیں ہاتھ سے کھانا معیوب ہے' کیونکہ آپ ﷺ نے تمام قسم کی نجاستیں بائیں ہاتھ سے دور کرنے کی تعلیم دی ہے۔ استنجا کرنا ہو' وضو کے دوران یا اس کے علاوہ ناک جھاڑنا ہو تو بایاں ہاتھ استعمال کرنے کا حکم ہے۔ لہٰذا ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھایا اور پیا جائے۔

تیسرا حصہ: ''اپنے سامنے سے کھانے کا حکم ہے۔'' یہ اس صورت میں ہے جب چند افراد اکٹھے مل کر کسی برتن یا دسترخوان سے کھا رہے ہوں۔ اس وقت کسی کے آگے سے اٹھا کر کھانا معیوب ہوگا لیکن اگر کھانا انواع واقسام کا ہو تو اپنے سامنے کے علاوہ دوسری جگہ سے اٹھا کر بھی کھا سکتے ہیں۔ ایک ہی قسم کے کھانے میں دوسرے ساتھی کے آگے سے اٹھانا ناپسندیدہ فعل ہے۔

ذکر کردہ حدیث میں پوری تاکید کے ساتھ تعلیم فرمائی کہ کوئی بھی ہرگز اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی پیئے۔ اس طرح سختی سے منع کرنے کا سبب بھی آپ ﷺ نے خود ہی بیان فرما دیا کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔'' شیطان سے مشابہت درست نہیں۔ لہٰذا کھاتے پیتے وقت مذکورہ آداب کا خیال رکھیں۔ بعض جدت پسند اور مغرب زدہ لوگ بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کو فیشن سمجھ کر اختیار کرتے ہیں یہ کفار کی نقالی ہے۔ کافروں کی نقل اتارنے والے دراصل شیطان کو خوش کرتے ہیں۔ بعض لوگ کھانا تو دائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں مگر بسکٹ' پھل یا کوئی اور چیز کھاتے وقت دائیں ہاتھ کا خیال نہیں رکھتے۔ یہ غفلت ہے اس سے اجتناب کیا جائے۔

وقت کی پکار

اللہ تعالیٰ کے ارشادِ برحق ﴿تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ کے مطابق اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ قوموں کی زندگی میں نشیب و فراز اور عروج و زوال کا سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔ ان نشیب و فراز سے درسِ عبرت حاصل کرنا، ماضی کے آئینہ میں حال کو سنوارنا اور اپنے مستقبل کو نکھارنے کے لئے راہیں متعین کرنا باشعور قوموں کا شیوہ رہا ہے۔ جن قوموں نے اپنے ماضی سے رشتہ توڑ لیا اور اصلاح احوال سے بے نیاز ہوگئیں ان کا مستقبل بھی تاریکیوں سے ہمکنار ہو کر رہ گیا۔ جب کسی قوم میں آزمائش کا دور آ جائے یا آزمائش کی گھڑی آ جائے تو اسے صبر و تحمل اور اطاعت خداوندی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے بلکہ استقلال کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلامی اسلوب حیات کو حرز جان بنا لینا چاہیے۔ اسی طرز عمل سے قوم آزمائش کی بھٹی سے کندن بن کر نکل سکتی ہے۔

اس وقت پاکستان ہی نہیں پورا عالم اسلام ایک آزمائش اور کٹھن حالات سے دوچار ہے۔ ایک طرف اسرائیل نے ہمارے قبلہ اول پر غاصبانہ قبضہ کرنے کے علاوہ مسلمانوں کا بہت سا علاقہ ہتھیا رکھا ہے اور فلسطین کے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ دوسری طرف اس کی خونخوار نظریں حرم نبوی مدینہ طیبہ پر جمی ہوئی ہیں۔ لبنان اور سوڈان میں عیسائیت نے کیا کیا گل کھلائے ہیں؟ تھائی لینڈ، برما، قبرص اور اریٹیریا کے مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ بھارت میں مسلمان آئے روز ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں تو ہزاروں مسلمان جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ ابھی تک ان کی قربانیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ عراق اور افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی ہے۔ بحرین میں ہنگامے کروائے گئے مگر وہاں ان کی سازشیں کامیاب نہیں ہوسکیں۔ سعودی عرب بھی دشمنوں کی نظروں میں کھٹکتا ہے۔ حوثیوں کے ذریعے سعودیہ پر قبضے کے خواب دیکھے گئے مگر حرمین شریفین کے تحفظ و تقدس کے لئے پورا عالم اسلام متحد ہے اور وہ اس کے لئے تن، من، دھن کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔

پاکستان جو ایک عرصہ سے دہشت گردی اور ڈرون حملوں کی زد میں ہے۔ ان حالات اور واقعات پر ہر حساس مسلمان پریشان اور محوِ تشویش ہے اس کے باوجود ہم نے یہ کبھی سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ یہ تنزل اور رسوائی ہمارے مقدر میں کیوں آئی ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہم نے اپنے نظریہ حیات کو فراموش کر دیا ہے' انسانی اقدار سے آئے روز تہی دامن ہوتے جا رہے ہیں اور ہمارا معاشرہ تیزی کے ساتھ رو بہ انحطاط ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اس کے تصور مآل سے دل کانپ اٹھتا ہے۔ قتل، چوری، اغوا، ڈکیتی، آبرو ریزی، دہشت گردی، نا انصافی، رشوت ستانی، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی اور اسی طرح کے دیگر جرائم عام ہوتے جا رہے ہیں۔ شرم و حیاء اور عفت و عصمت کی قدریں سمٹ کر رہ گئی ہیں۔ ظلم نغمہ بلب اور حق و صداقت پا بہ زنجیر ہیں، شاعر نے خوب کہا ہے ؎

میں اگر سوختہ ساماں ہوں تو یہ روزِ سیاہ
خود دکھایا ہے میرے گھر کے چراغاں نے مجھے

ستم ظریفی یہ بھی ہے کہ ہمیں اپنے زیاں کا احساس بھی نہیں رہا۔ ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ہم نے بڑی قربانیوں کے بعد اپنے ملک کو آزاد کرایا اور یہ اقدام بہت ضروری تھا مگر قوم کو آزاد کرانا اور اس کے ضمیر کو آزاد کرانا، اس کی ہم نے کبھی فکر نہیں کی، آخر کیوں؟؟

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان کے بندے جب بھی اپنی غلطیوں، کوتاہیوں اور بے راہ رویوں سے نادم ہو کر اس کے دربار کی طرف رجوع کریں گے اور اپنی بداعمالیوں سے توبہ کریں گے تو ان کے لئے ضرور کامرانی اور

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن و حدیث	1
اداریہ	2
احکام و مسائل	4
دہشت گرد تنظیم "داعش"..... (خطبۂ حرم)	6
سید ابراہیم کی زندگی	10
فضائل حج و عمرہ	12
سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ	15
مقام ابراہیم علیہ السلام	17
مؤرخ اہلحدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی	19
مرکزی جمعیت پنجاب کی کابینہ کا اجلاس	22
اخبار الجماعہ	24

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ "اہل حدیث"
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "لسٹر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

شادمانی کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ ہماری سوختہ سامانی اور بربادی کا سبب یہی ہے کہ ہم نے اپنے خالق و مالک سے تعلق توڑ لیا ہے اور ہم سب کی نظریں صرف عالم اسباب پر مرتکز ہوگئی ہیں اور ان قوتوں سے متاثر ہونے لگے ہیں جن کے پاس تباہی و بربادی اور مال و زر کے وافر وسائل موجود ہیں۔ حقیقی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ''خیر امت'' کا لقب دیتے ہوئے اور ''امت وسط'' ہونے کا فریضہ یاد دلاتے ہوئے کہا کہ مسلمان اس دنیا میں ہدایت کی مشعل لے کر آیا تھا۔ وہ دوسروں کو سچا اور سُچا رستہ بتانے اور اصلاح کرنے آیا تھا۔ لیکن آج وہ خود بھٹک گیا ہے اور یہی اس کی پریشانی، سرگردانی اور کسمپرسی کا سبب ہے۔ جب تک مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے احکامات و ہدایات کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنائے رکھا وہ دنیا میں باوقار اور سربلند تھے۔ لیکن جب ان احکام سے منحرف ہو کر مادیت پرستی کی زندگی گزارنے لگے تو خرافات اور مصائب و آلام نے انہیں گھیر لیا۔ آج بھی اگر مسلمان دین کی پابندی کریں اور متحد ہو کر رہیں تو دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

آخر میں یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ ہمیں وقت کی نزاکت کا احساس کرنا چاہیے اور اپنے فکر و عمل میں صحت مندانہ انقلاب پیدا کرنے کے لئے اپنے مرکز ملی کی طرف آجانا چاہیے۔ ہم نے دوسرے ازم آزما کر دیکھ لئے ہیں سوائے رسوائی کے کچھ اور حاصل نہیں ہوا۔ ہماری آخری اور حقیقی امید اسلام اور صرف اسلام ہے۔ جس سے پوری انسانیت کی فلاح و بہبود وابستہ ہے۔ ہمیں اپنی پوری زندگی اسلام کے تابع کر دینی چاہیے، یہی فطرت انسانیت کا تقاضا اور یہی وقت کی پکار ہے۔

کشمیریوں کے مستقبل کا فیصلہ کشمیری قیادت کے مشورے کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ پروفیسر ساجد میر

بھارت کشمیریوں کا عرصہ حیات تنگ کر کے انہیں بھارت کے ساتھ الحاق کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔ کمانڈر جمیل الرحمٰن

لاہور( ) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ کشمیریوں کے مستقبل کا فیصلہ کشمیری قیادت کے مشورے کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ بھارت کی من مانی چل سکتی ہے اور نہ ہی اسکی ڈکٹیشن قبول ہے۔ پوری قوم کشمیریوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ بھارت اقوام متحدہ کی قراردادوں سے منحرف ہو چکا ہے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے متحدہ جہاد کونسل کے سیکرٹری جنرل کمانڈر جمیل الرحمٰن سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ کمانڈر جمیل الرحمٰن نے کہا کہ بھارت کشمیریوں کا عرصہ حیات تنگ کر کے انہیں بھارت کے ساتھ الحاق کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔ ہم بھارت کا ریاستی جبر تو قبول کر سکتے ہیں مگر الحاق کا خواب پورا نہیں ہونے دیں گے۔ ہم خود اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گے۔ حکومت پاکستان کی جرأت کو سلام پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے کشمیر اور کشمیری قیادت کے بغیر بھارت سے بات چیت سے انکار کر دیا۔ ہم پاکستان اور پاکستانی قوم کی کشمیریوں سے والہانہ محبت اور عقیدت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ بھارت پاکستان پر تین بار جنگی جارحیت کا مرتکب ہو چکا ہے' اسے دولخت کر چکا ہے اور اب اسی کشمیر پر تسلط جمائے رکھنے کی خاطر وہ باقی ماندہ پاکستان کی سالمیت کے بھی درپے ہے۔ کشمیریوں کے اس عزم و استقامت سے ہی بھارت خوفزدہ ہے اور انہیں استصواب کا حق دینے سے گریزاں ہے کیونکہ استصواب کا فیصلہ بھارتی لیڈران کو دیوار پر لکھا نظر آ رہا ہے۔ یہ بھارتی ہٹ دھرمی یقیناً اقوام عالم سے ڈھکی چھپی نہیں' دنیا کو مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی مظالم کا بھی بخوبی علم اور ادراک ہے جس کے حوالے سے ایمنسٹی انٹرنیشنل اور خود یو این فوجی مبصرین کی رپورٹیں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کمیٹی کے ریکارڈ پر ہیں اور پاکستان پر بار بار جارحیت کے ارتکاب اور اس حوالے سے آئندہ کے بھارتی عزائم بھی عالمی برادری کے نوٹس میں ہیں جن کی بنیاد پر علاقائی اور عالمی امن کو خطرہ لاحق ہے۔ کمانڈر جمیل الرحمٰن نے کہا کہ پاکستان اپنے موقف پر ڈٹا رہے گا تو کوئی وجہ نہیں کہ عالمی دباؤ کے تحت بھارت کو دفاعی پوزیشن پر نہ لایا جا سکے۔

پیغام ٹی وی

الحمد للہ! مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی جانب سے شروع کئے جانیوالے پیغام ٹی وی چینل کی نشریات کامیابی سے جاری ہیں۔

پیغام ٹی وی انٹرنیٹ پر بھی براہ راست دیکھا جا سکتا ہے۔

WWW.PAIGHAM.TV

براہ راست نشریات کے علاوہ گزشتہ پروگرامز کی ویڈیوز بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔

''پیغام ٹی وی'' سیٹ کرنے کی فریکوئنسی

Satellite, Asia Sat 35,105.SE

Downlink Freq: 04071 Mhz, H.Pd

Symbol Rate: 14240 MS/s FEC: 3/4

Modulation: @park, DVB-3 Service ID: 203

اگر فریکوئنسی سیٹ کرنے میں کوئی مشکل پیش آئے تو درج ذیل نمبرز پر رابطہ فرمالیں:

0321-7165256, 0321-8780009

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں ضلع خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

عورتوں کا مسجد میں نماز عید ادا کرنا

سوال ہمارے گاؤں کے اہل حدیث کھلے میدان میں نماز عید ادا کرتے ہیں جبکہ خواتین مسجد میں نماز عید پڑھتی ہیں اور خطیب صاحب کی بیوی انہیں نماز پڑھاتی ہے' خطیب صاحب کا کہنا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خواتین کی جماعت کرواتی تھیں' اس مسئلہ کے متعلق ذرا وضاحت سے لکھیں۔

جواب عیدین' خوشی و مسرت اور اظہار شوکت اسلام کے لیے ہوتی ہیں' ان میں مردوں اور عورتوں سب کو حاضری کا حکم دیا گیا ہے۔ عوام الناس کے نزدیک بھی عیدین میں بلاوجہ شریک نہ ہونے والے کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ عیدین میں خواتین کی شرکت سے ملت کی عظمت' اجتماعیت اور اتحاد و یکجہتی کا اظہار ہوتا ہے۔ حتی کہ نماز نہ پڑھنے والی عورتوں کو بھی حاضری کی تاکید کی گئی ہے تاکہ عیدین کے دیگر مقاصد پورے ہو سکیں۔ اس لیے عورتیں خواہ جوان ہوں یا بوڑھی' کنواری ہوں یا بیوہ' حائضہ ہوں یا طاہرہ انہیں عیدگاہ ضرور جانا چاہیے اور کم از کم مسلمانوں کی دعا میں شرکت کرنا چاہیے۔ جیسا کہ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم جوان لڑکیوں اور حائضہ عورتوں کو بھی عیدین میں ساتھ لے کر نکلیں تاکہ وہ بھی مسلمانوں کے امور خیر اور دعاؤں میں شریک ہوں' البتہ حائضہ عورتیں نماز گاہ سے الگ رہیں۔'' (بخاری' العیدین: ۹۸۱)

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ جب ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو اور اس وجہ سے وہ (نماز عید کے لیے) نہ جا سکے تو کیا اس پر کوئی حرج ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی سہیلی اسے اپنی چادر پہنا دے۔'' (بخاری' الحیض: ۳۲۴)

حافظ ابن حجرؒ نے سہیلی سے چادر لینے کے دو مفہوم بیان کیے ہیں:

- ''اپنی سہیلی سے چادر عاریۃً لے لے اور عیدگاہ ضرور جائے۔''..... اس کی تائید ایک دوسری روایت سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی بہن اسے عاریۃً اپنی چادر دے دے۔'' (ترمذی' ابواب الصلوۃ: ۵۳۹)
- ''اگر چادر بڑی ہو تو اس کا کچھ حصہ اپنی سہیلی کو اوڑھا دے۔''..... چنانچہ اس کی تائید بھی ایک روایت سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی سہیلی اسے اپنی چادر کا ایک حصہ اوڑھا دے۔'' (ابوداود' الصلوۃ: ۱۱۳۶)

حضرت حفصہ بنت سیرین نے سیدہ ام عطیہ سے سوال کیا' آیا حائضہ عورتیں بھی عیدگاہ جائیں تو سیدہ ام عطیہ نے جواب دیا: ''کیا حج پر جانے والی عورت میدان عرفات' مزدلفہ اور منیٰ میں حاضر نہیں ہوتی۔'' (بخاری' الحیض: ۳۲۴)

حافظ ابن حجرؒ نے اس مسئلہ کے متعلق تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع نقل کیا ہے۔ (فتح الباری: ج ۲' ص ۶۰۶)

خواتین عیدگاہ میں شرکت کے لیے درج ذیل امور کو پیش نظر رکھیں:

- راستہ میں ایک طرف ہو کر چلیں' مردوں کے ساتھ ان کا اختلاط نہیں ہونا چاہیے۔
- باپردہ اور سادہ لباس پہن کر عیدگاہ آئیں اور خوشبو وغیرہ نہ لگائیں۔
- ظاہری زیبائش سے گریز کریں اور عیدگاہ میں ذکر الٰہی میں خود کو مصروف رکھیں۔
- شور وغل کرنے والے شرارتی بچوں کو ہمراہ نہ لائیں۔

خود رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو عیدگاہ جانے کا حکم دیتے تھے۔ (مسند امام احمد: ج ۱' ص ۲۳۱)

بلکہ آپ ہر عورت کو عیدگاہ جانے کا تاکیدی حکم دیتے تھے۔ (بیہقی: ج ۳' ص ۳۰۶)

ان تمام احادیث کا تقاضا ہے کہ عورتوں کو گھروں یا مساجد میں الگ نماز عید پڑھنے کی بجائے عیدگاہ میں ہی مسلمانوں کے ہمراہ نماز عید ادا کرنا چاہیے۔ سوال میں خطیب نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حوالہ دیا ہے کہ وہ خواتین کی جماعت کراتی تھیں اس حدیث کا نماز عید سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ تو عام نمازوں کے متعلق ہے کہ گھر میں وہ خواتین کی نماز باجماعت کا اہتمام کرتی تھیں' بلکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تو مسجد میں عورتوں کی شرکت کے متعلق فرماتی تھیں: ''اگر رسول اللہ ﷺ یہ صورتحال دیکھ لیتے جو آج کل عورتوں نے اختیار کی ہے تو انہیں مسجدوں میں آنے

سے منع فرمادیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔'' (ابوداود' الصلوٰۃ: ۵۶۹)

اگرچہ حقیقت واقعہ ہمارے اس دور میں از حد ناگفتہ بہ ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کا فرمان اور اللہ کی شریعت کو بالادستی حاصل ہے۔ بہرحال خطیب کا مسجد میں عورتوں کی نماز عید کا اہتمام کرنا اور اس کی بیوی کا نماز عید پڑھانا انتہائی محل نظر ہے۔ اگرچہ اس کے مقاصد کچھ اور ہو سکتے ہیں لیکن انہیں چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں شریعت کی آڑ نہ لیں۔ واللہ اعلم!

عیدگاہ کی طرف پیدل جانا

سوال ہمارا گھر عیدگاہ سے کافی دور ہے' میں اپنے بچوں کے ہمراہ وہاں سواری پر جاتا ہوں' مجھے چند دوستوں نے کہا ہے کہ عیدگاہ پیدل جانا مسنون عمل ہے' اس سلسلہ میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

جواب امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''عیدگاہ میں پیدل اور سوار ہو کر جانا۔'' (بخاری' العیدین' باب نمبر ۷)

پھر آپؒ نے چند احادیث سے اس مسئلہ کا استنباط کیا ہے کہ عیدگاہ سواری پر جانا بھی جائز ہے۔ اس عنوان کی تشریح کرتے ہوئے حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: ''شاید امام بخاریؒ نے اس عنوان کو قائم کر کے نماز عید کے لیے پیدل جانے کے استحباب کے متعلق احادیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے' یعنی امام بخاری عیدگاہ میں پیدل اور سوار ہو کر جانا دونوں طرح جائز سمجھتے ہیں۔'' (فتح الباری: ج ۳' ص ۱۲۷)

پیدل جانے کے متعلق سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مندرجہ ذیل ہے: ''عیدگاہ کی جانب پیدل جانا مسنون عمل ہے۔'' (ترمذی' الجمعہ: ۵۳۰)

اگرچہ علامہ البانیؒ نے اس روایت کو حسن کہا ہے۔ (صحیح ترمذی' حدیث نمبر ۴۳۷) تاہم اس کی سند میں ایک راوی حارث اعور ہے جسے امام نووی نے بالاتفاق کذاب کہا ہے۔ لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔ (نیل الاوطار: ج ۲' ص ۵۸۲)

اس حدیث کے متعلق امام ترمذیؒ لکھتے ہیں: ''اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ وہ عید کے لیے مردوں کا پیدل جانا پسند کرتے ہیں اور یہ کہ کوئی عذر کے بغیر سوار ہو کر نہ جائے۔''

صورت مسئولہ میں سائل کا گھر عیدگاہ سے کافی دور ہے' جس کی بناء پر وہ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ سوار ہو کر آتے ہیں' ان کا یہ عذر معقول ہے' اس بناء پر اس کے سوار ہو کر آنے میں چنداں حرج نہیں۔ اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ عیدگاہ پیدل جانا مستحب ہے اور سواری پر جانا جائز ہے۔ علامہ شوکانی فرماتے ہیں: ''عیدین میں مسنون افعال میں سے پیدل چل کر جانا بھی ہے۔'' (السیل الجرار: ۱' ۳۲۰)

نماز عیدین کا وقت

سوال ہمارے ہاں نماز عید کافی دیر سے ادا کی جاتی ہے' اس کا مسنون وقت کیا ہے؟ تاکہ سنت کے مطابق اسے مستحب وقت میں ادا کیا جائے اور لوگوں کو اس کا پابند کیا جائے۔

جواب نماز عید کا وقت طلوع آفتاب سے لے کر زوالِ آفتاب تک ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو ایک مرتبہ زوال آفتاب کے بعد عید کا چاند نظر آنے کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کل صبح لوگ نماز عید کے لیے عیدگاہ پہنچیں۔'' (ابوداود' الصلوٰۃ: ۱۱۵۷)

اس کا مطلب یہ ہے کہ زوال آفتاب کے بعد نماز عید کا وقت نہیں' اسے صبح طلوع آفتاب کے بعد جلدی ادا کرنا چاہیے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' وہ لوگوں کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن نکلے تو انہیں امام کے تاخیر کر دینے پر بہت تعجب ہوا' انہوں نے فرمایا: بے شک ہم تو اس وقت نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتے تھے اور نماز چاشت کا وقت تھا۔'' (ابوداود' الصلوٰۃ: ۱۱۳۵)

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ ﷺ عید الفطر اس وقت پڑھتے تھے جب سورج دو نیزوں کے برابر ہو جاتا اور عید الاضحیٰ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ایک نیزے کے برابر ہو جاتا۔ (تلخیص الحبیر: ج ۲' ۱۶۷)

اگرچہ یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے تاہم اسے سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کی تائید میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نماز عید الفطر کچھ تاخیر سے ادا کرتے جبکہ عید الاضحیٰ جلدی ادا کرتے تھے۔'' (زاد المعاد: ج ۱' ص ۱۲۱)

عید الاضحیٰ کے وقت لوگوں نے قربانی کرنا ہوتی ہے' اس لیے لوگوں کو جلدی فارغ کر دینا چاہیے جبکہ عید الفطر کے بعد کوئی مصروفیت نہیں ہوتی' اس لیے اس کی ادائیگی میں ذرا تاخیر کرنے میں چنداں حرج نہیں۔ زیادہ دیر کرنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم!

دہشت گرد تنظیم ''داعش'' کی حقیقت

امام مسجد نبوی
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر صالح بن عبداللہ حمید
حفظہ اللہ

مترجم ——— جناب محمد ہاشم یزمانی/عبدالقیوم عبدالستار
نظر ثانی ——— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

اے مسلمانو! میں بغیر کسی تمہید اور ابتدا کے براہِ راست اصل موضوع پر آنا چاہتا ہوں۔ میری آج کی گفتگو گمراہ کن گروہ ''داعش'' کے متعلق ہے۔ اس گروہ نے اپنے آپ کو ''اسلامی حکومت کے قیام کی تنظیم'' کا نام بھی دے رکھا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کو بالعموم اور نوجوانوں کو بالخصوص اس گروہ کے بارے میں آگاہ کروں۔ (اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہِ راست پر چلائے۔)

اے امت مسلمہ! اس گمراہ کن گروہ کے کئی بڑے بڑے اعوان و انصار اور مددگار ہیں۔ میڈیا پر بھی یہ گروہ بڑا مستعد اور متحرک ہے۔ انہوں نے دین کے معاملے میں لوگوں کو شکوک وشبہات میں ڈال دیا ہے۔ طرح طرح کے جھوٹے دعوے کر کے انہوں نے نوجوانوں کی فکر اور سوچ میں بھی باطل کی ملاوٹ کر دی ہے۔ ''داعش'' ایسی ظالم اور فسادی جماعت ہے جو ناحق خون بہاتی ہے۔ اس تنظیم سے وابستہ افراد نے منہج بھی غلط پایا ہے اور اپنی بات منوانے کی راہ بھی ظالمانہ اختیار کی ہے۔ کسی بھی اہل عقل کو اس کا انکار نہیں کہ علاقائی اور عالمی طاقتوں کی ان لوگوں کو مکمل آشیر باد اور تعاون حاصل ہے۔

''داعش'' ایسی ظالم اور فسادی جماعت ہے جو ناحق خون بہاتی ہے۔ اس تنظیم سے وابستہ افراد نے منہج بھی غلط پایا ہے اور اپنی بات منوانے کی راہ بھی ظالمانہ اختیار کی ہے۔

اے میرے احباب گرامی! مسلمانوں کے علماء اور عوام سب کو معلوم ہے کہ اس خارجی ٹولے کی صفات کیا ہیں، وہ مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں، حتی کہ صحابہ کرام کو بھی انہوں نے کافر قرار دے دیا۔ یہ اہلِ اسلام کو قتل کرتے ہیں اور بتوں کے پجاریوں کو کچھ نہیں کہتے۔

''داعش'' ان گمراہ لوگوں کی جماعت ہے جنہوں نے خارجیوں والا منہج اختیار کیا ہے۔ یہ مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ ملکوں کے ملک ان کی نظر میں کافر ہیں۔ جو کوئی ان کے خلاف لڑائی کرے وہ اسے بھی کافر قرار دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ فتنے کے دور میں پرفتن مقامات سے خود کو دور رکھنے والا بھی ان کی نگاہ میں کافر ہے اور ہر اس شخص کو وہ کافر اور مرتد قرار دیتے ہیں جو ان سے لڑے یا ان سے دور رہے اور ان کی راہ میں رکاوٹ بنے۔ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اور صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ (گمراہی اور ذلت و رسوائی سے ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔)

''داعش'' والوں نے لوگوں کی اپنے ہی انداز سے تقسیم کر رکھی ہے۔ کسی کو وہ اصلی کافر گردانتے ہیں تو کوئی ان کے ہاں مرتد یا منافق ٹھہرتا ہے۔ ان کے باضابطہ نمائندے عدنانی کے مطابق ایک مُرتد کو قتل کرنا انہیں ایک ہزار صلیبی (عیسائی) کے قتل سے زیادہ محبوب ہے۔

جبکہ دوسری طرف قاضی ابو الولید الباجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''ایک ہزار کافر کو چھوڑ دینے میں غلطی کرنا اس سے ہلکا ہے کہ کسی مسلمان کے خون کا ایک قطرہ بہانے میں غلطی کی جائے۔''

اب آپ لوگ خود ہی اندازہ لگائیں کہ دونوں کی سوچ میں کتنا فرق ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دونوں کے دین میں کس قدر فرق ہے؟

''داعش'' والے تو وہ گمراہ لوگ ہیں کہ جو بڑے فخریہ انداز میں اس چیز کا اظہار کرتے ہیں کہ ان کے منہ کو خون لگ چکا ہے، کٹے ہوئے انسانی اعضاء سے انہیں انس ہو گیا ہے اور انہیں خون بہانے سے زیادہ لذت کسی مشروب میں نہیں ملتی۔ یہ باتیں جو میں آپ سے کہہ رہا ہوں یہ کوئی مبالغہ پر مبنی نہیں بلکہ ان کے باضابطہ ترجمان کے الفاظ اور مفہوم سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ اس امت کو ان ظالموں کے شر سے محفوظ فرمائے۔)

ناحق خون کی جو ندیاں ان ظالموں نے بہائی ہیں اور اسلامی ممالک اور فتنے والے مقامات میں قتل و غارت کا جو بازار انہوں نے گرم کر رکھا ہے اگر ہم اس پر غور کریں اور یہ بھی ملحوظ رکھیں کہ یہ لوگ فتویٰ نویسی میں کس قدر دھوکے اور فراڈ سے کام لیتے ہیں تو ہم آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ یہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کیسی کراہت، حسد، کینے اور بغض وعداوت کو اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں۔

اے میرے اسلامی بھائیو! ''داعش'' والوں کا خیال ہے کہ جو کوئی بھی ان کی مخالفت کرے گا یا ان کے خلاف لڑائی میں حصہ لے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ ان کا باضابطہ بیان ہے کہ ''جو ہم سے قتال کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔'' ان کا یہ بیان اس حال میں جاری ہوا ہے کہ جب ان کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ ''وہ اللہ کی اتاری ہوئی شریعت کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔''

دائرہ اسلام سے جو چیزیں انسان کو خارج کرتی ہیں وہ تو مسلمانوں کے ہاں طے شدہ اور معلوم ہیں۔ علماء امت نے جن جن مسائل میں سب سے زیادہ باریک بینی سے بحث کی ہے ان میں یہ مسئلہ بھی ہے کہ وہ کون سی اشیاء ہیں جو کسی کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہیں۔ وہاں تو کسی بھی مسلک کے عالم نے یہ نہیں کہا کہ مطلقاً کسی کی مخالفت بھی کفر کا سبب ہے، بلکہ یہ تو ان ظالموں کی خواہش پرستی، جہالت، ظلم وزیادتی اور تعصب کا شاخسانہ ہے کہ انہوں نے محض اپنی مخالفت کو بھی نواقض اسلام میں شامل کر لیا ہے۔

اگر یہ چیز بھی اسلام توڑ دینے والی چیزوں میں شامل تھی تو امت مسلمہ کا اس پر خاموش رہنا اور قتل و غارت گری کو روکنے اور نفاذِ شریعت کے لیے اس مسئلے کو اسباب کفر میں شامل نہ کرنا، کیا جائز تھا؟! یہاں تک کہ ماضی میں جو خوارج تھے جو کہ آج کی ''داعش'' کے ہی ہم نوا تھے، انہوں نے بھی محض کسی کی مخالفت کو نواقض اسلام میں شمار نہیں کیا۔ بلاشبہ نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بڑی خوبصورت بات کی ہے کہ:

''جو شخص عصبیت میں اس حد تک آگے بڑھ جائے کہ اپنے اسی تعصب کی وجہ سے ایک جنگ جو جماعت تیار کر لے اور پھر دوسروں سے محبت و دشمنی کا معیار بھی وہی جماعت اور عصبیت ہو تو ایسے شخص کا جہاد شیطانی کہلائے گا۔''

ایسا شخص جو اپنے مخالف لڑنے والے کو کافر اور مرتد قرار دیتا ہو، وہ تو اس سے بھی بدتر ہوگا۔

جو شخص عصبیت میں اس حد تک آگے بڑھ جائے کہ اپنے اسی تعصب کی وجہ سے ایک جنگ جو جماعت تیار کر لے اور پھر دوسروں سے محبت و دشمنی کا معیار بھی وہی جماعت اور عصبیت ہو تو ایسے شخص کا جہاد شیطانی کہلائے گا۔''

اے مسلمانو! ''داعش'' والوں نے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے یہ بات مشہور کر رکھی ہے کہ: ''جہاد سے پیچھے بیٹھ رہنے والے کو کوئی حق نہیں کہ وہ مجاہد کو فتویٰ دے۔'' کتنی عجیب بات ہے کہ الفاظ کی کشش نے انہیں معنی کے بگاڑ تک پہنچنے سے روک دیا، کیونکہ علماء اسلام میں سے آج تک کسی عالم نے یہ بات نہیں کی۔ حالانکہ جہاد اسلامی کی شاندار طویل تاریخ ہے۔ اس کے علاوہ ہم یہ بھی دیکھیں کہ کیا جہاد اور قتال کے وقت بھی علماء سرحدوں اور میدانِ جہاد میں مصروفِ قتال ہوا کرتے تھے؟! اور جو یہ ''داعش'' والے کر رہے ہیں، کیا یہ جہاد فی سبیل اللہ ہے؟! اور کیا سبھی مجاہدین علماء ہوتے ہیں؟! اور جہاد کے ان دعویداروں میں کیا کوئی عالم ہے بھی سہی؟!

اور اگر ان کے جہاد کو جہاد کہا جائے تو کیا یہ فرض عین ہے؟!

کیا یہ ''داعش'' والے نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جب جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب دلائی تو اس کے بعد اسی سورت میں دینی سمجھ بوجھ اور حصولِ علم کی خاطر سفر کرنے کی بھی ترغیب دلائی۔ سورۂ توبہ میں جب اللہ تعالیٰ کا یہ حکم آیا تب تو حالات بھی بہت مشکل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے بارے میں حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ﴾ (التوبة: 41)

''نکلو، خواہ ہلکے ہو یا بوجھل، اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ۔''

دینی علم کے حصول کے لیے حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴾ (التوبة: 122)

''اور یہ کچھ ضروری نہ تھا کہ اہل ایمان سارے کے سارے ہی نکل کھڑے ہوتے، مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی آبادی کے ہر حصہ میں سے کچھ لوگ نکل کر آتے اور دین کی سمجھ پیدا کرتے اور واپس جا کر اپنے علاقے کے باشندوں کو خبردار کرتے تاکہ وہ (غیر مسلمانہ روش سے) پرہیز کرتے۔''

لیکن ان ظالموں کی غلط سمجھ کی شکایت ہم اللہ ہی سے کرتے ہیں اور گمراہی سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔

برادرانِ اسلام اور احباب گرامی قدر! خارجیوں کی راہ پر چلنے والی ''داعش'' نے ایک ایسی بری عادت اپنا رکھی ہے جو ان کے پیش رو خارجیوں میں بھی نہ تھی۔ اس تنظیم سے وابستہ لوگوں نے جھوٹ بولنے کو اپنا طرہ امتیاز بنا رکھا ہے۔ انسانی تاریخ نے ان سے بڑا جھوٹا، ٹیڑھے منہج والا، گالم گلوچ کرنے والا، لعن طعن کرنے والا اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والا نہ دیکھا ہوگا۔ بلکہ دوسروں پر جھوٹے الزام لگانے میں بھی ''داعش'' کا کوئی ثانی نہیں۔ ممکن ہے کہ ان کے پیروکاروں میں بعض لوگ ایسے ہوں جنہیں حقائق کا علم نہ ہو یا پھر کچھ دوسرے ایسے ہوں جو اپنے حسن ظن کی وجہ سے بادلِ ناخواستہ خاموش رہتے ہوں۔

''داعش'' کی طرف سے جاری ہونے والے باضابطہ بیانات اور اعلانات پر نظر دوڑائیں تو ہمیں ان میں واضح طور پر جھوٹ اور تناقض دکھائی دے گا۔ ان لوگوں نے تو اپنے مخالفین کو مباہلے کی بھی دعوت دے دی تھی۔ ان کا یہ کچا چٹھہ ایسے شخص نے کھولا ہے جو ان کے چنگل میں پھنسا ہوا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت عطا فرمائی تو اس نے ان کے حالات اور طریقہ واردات سے پردہ اٹھایا۔

اے امت مسلمہ! ''داعش'' والوں کے تضادات اور جھوٹ کی پہلی مثال یہ ہے کہ، ان کا خیال ہے کہ وہ اپنے ہر مخالف کو کافر قرار نہیں دیتے، اور اسی نکتے پر ان کے باضابطہ ترجمان نے مباہلہ کا اعلان بھی کیا اور کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہوا تو اللہ کی لعنت کا مستحق ہوگا۔ اس دعوے کو ابھی ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ اس نے موقف بدلتے ہوئے نیا بیان جاری کر دیا کہ ''جو کوئی دولت اسلامیہ یعنی داعش سے لڑائی کرے گا وہ جانے انجانے میں کفر کا ارتکاب کر بیٹھے گا۔'' یہ ہے اس کا نیا بیان!! آج ان کا موقف یہ ہے کہ ان سے قتال کرنے والا ہر کوئی کافر ہے، جبکہ ماضی میں انہوں نے خود اپنے ہی خلاف مباہلہ کر دیا تھا کیونکہ تب ان کا موقف تھا کہ وہ اپنے ہر مخالف کو کافر قرار دیتے ہوں تو وہ اللہ کی لعنت کے حق دار ہوں!

برادرانِ اسلام! ''داعش'' کے جھوٹ اور تضادات کی دوسری مثال یہ ہے کہ پہلے ان کا دعویٰ تھا کہ اہل سنت کے بازاروں اور مسجدوں میں قتل و غارت یا ان میں فساد پھیلانا حرام ہے اور بڑی بڑی قسمیں کھا کر انہوں نے اعلان کیا تھا کہ اہل سنت کی قابل تکریم کتابیں بھی لائق احترام ہیں۔

ان کا دعویٰ تھا کہ اہل سنت کی مساجد میں بم دھماکے کرنا بہت بڑے گناہوں میں سے ایک ہے۔ بلکہ انہوں نے تو بعض ممالک اور حکومتوں کو صرف اس بناء پر کافر قرار دے دیا تھا کہ ان پر الزام تھا کہ انہوں نے مساجد اور قرآن مجید کے نسخوں کو جلایا تھا، لیکن اب ان داعش والوں کا نیا یوٹرن دیکھیں کہ سعودیہ کے شہر ''اُبہا''

میں کتنی جرأت کے ساتھ ''ہنگامی فورسز'' کی خاص مسجد کو بھی دھماکے سے اڑا دیا، اس سے پہلے بھی انہوں نے کئی مساجد میں دھماکے کیے۔ (اللہ تعالیٰ انہیں وہ سزا دے جس کے وہ حق دار ہیں۔)

ہم ہر طرح کے بم دھماکوں اور تباہی و بربادی کی پرزور مذمت کرتے ہیں، چاہے کرنے والا کوئی بھی ہو۔

اہل علم و دانش اور محققین کا خیال ہے کہ احکام شریعت کی بے حرمتی، شرعی نصوص کی پامالی، اہل علم سے دوری اور قواعد شریعت کی توہین میں ''داعش'' سب سے پیش پیش ہے۔

برادران اسلام! یہ تو چند نمونے پیش کیے گئے ہیں۔ میں نے تو اشاروں میں چند باتیں کر دی ہیں جبکہ ان کی خرافات اور مہلک نظریات کی تعداد تو بہت زیادہ ہے۔

چنانچہ اے غیور نوجوان! حق اور نجات کے متلاشی! سچ اور فلاح کے خواہاں! ''داعش'' کے منہج، اسلوب، جھوٹ اور دھوکہ دہی کے بعض نمونے میں نے آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔

اے ہمارے نوجوانو! دیکھنا کہ کہیں یہ جھوٹے لوگ تمہیں گمراہ نہ کر دیں۔ یہ لوگ امت مسلمہ میں موجود حمیت و غیرت اور نوجوانوں میں موجود بہادری اور شجاعت کا ناجائز فائدہ اٹھانے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے۔

اے نیک طینت نوجوان! اللہ سے ڈرو کیونکہ معاملہ ناحق بہتے خون، کافر قرار دیئے جانے والے مسلمان اور پامال ہوتی ہوئی امت کا ہے۔ آج ہی اپنے آپ کو سچائی کا خوگر بنا لو کیونکہ اللہ کے سامنے پیش ہونے کا وقت قریب آ رہا ہے۔ اگر تو اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا تو ذرا سوچ تو سہی کہ تجھے موت کس حالت میں آئے گی؟!

اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے، اس کے سامنے گریہ زاری کرنے، عاجزی و انکساری اختیار کرنے اور عبادت کرنے کی طرف خصوصی توجہ دے۔ اللہ تعالیٰ سے خصوصی طور پر دعا کرو کہ وہ تمہیں راہِ حق دکھائے، حق بات کو سمجھ کر اس کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہیں باطل کی سمجھ دے اور باطل کو باطل جاننے کے بعد تمہیں اس سے باز رہنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

معتبر اور عملی رسوخ رکھنے والے علماء سے تعلق مضبوط بناؤ، اہل علم سے سوال کرنے میں ہچکچاہٹ یا تردد کا شکار نہ ہوا کرو، کیونکہ دین، امت، جان، انجام کار اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا معاملہ ہے۔

''داعش'' کے یہ قاتل لوگ قیامت کے دن تب کیا جواب دیں گے جب ان کے ہاتھوں قتل ہونے والا کوئی مسلمان کلمۂ توحید کو لے کر اللہ کے سامنے شکایت کرے گا؟! یہ امت مسلمہ میں پھوٹ ڈالنے کا حساب کتاب کیسے دیں گے؟! دشمنانِ اسلام کے ہاتھ مضبوط کرنے کا ان کے پاس کیا جواز اور جواب ہوگا؟! اور نوجوانوں کو گمراہ کرنے کا یہ اللہ کو کیا جواب دیں گے؟!

میرے بھائیو! اپنی جان کو خطروں میں ڈالنے سے بچایئے۔ علماء کے کارواں سے وابستہ رہیے کیونکہ وہ مضبوط رسی کی مانند ہیں اور مخلوق پر حجتِ الٰہی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ بھی تمہیں جان لینا چاہیے کہ یہ علماء جب لوگوں کیلئے حق کی وضاحت کرتے ہیں تو ان میں کسی کی قربت کے خواہشمند نہیں ہوتے اور نہ ہی کسی کی رضا مندی کے طالب ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی سے ڈرتے ہیں۔ بلکہ باطل کے خلاف بول کر اس کے منہج کو رسوا کرنے کیلئے فتویٰ صادر کر کے اور ان کے راستے کے غلط ہونے کی آواز بلند کر کے اپنی جانوں کو خطروں میں ڈال لیتے ہیں۔

اہل علم و دانش اور محققین کا خیال ہے کہ احکام شریعت کی بے حرمتی، شرعی نصوص کی پامالی، اہل علم سے دوری اور قواعد شریعت کی توہین میں ''داعش'' سب سے پیش پیش ہے۔

جی ہاں! ضرور بچیئے، کیونکہ ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ نے فرمایا: جو آدھے بول سے ہی کسی مسلم کے قتل میں شریک ہوا (روز قیامت) بوقت ملاقات الٰہی اس کے ماتھے پر لکھا ہوگا (اللہ کی رحمت سے ناامید) جب تو اس گروہ (داعش) کے افراد سے مل جائے اور ان کی مدد پر تیار ہو جائے' ان کی تائید کرنے لگے اور ان کے کاموں کو سراہنا شروع کر دے تو جان لے تو بھی مسلمانوں کے قتل اور ان کے قاتلوں کو سراہنے اور مسلم نوجوانوں کو دھوکہ دینے میں شریک ہے' اللہ کی قسم! روز قیامت اللہ کی عدالت میں فیصلے ہوں گے اور تو اپنی پیٹھ پر بہت وزنی بوجھ لاد کر آئے گا۔ اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق بننے سے بچا۔

﴿يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝﴾ (الفرقان)

''ہائے میری کم بختی! کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اُس کے بہکاوے میں آ کر میں نے وہ نصیحت نہ مانی جو میرے پاس آئی تھی، شیطان انسان کے حق میں بڑا ہی بے وفا نکلا۔''

جان لیجئے! خودکش حملہ آور کیلئے ڈبل گناہ ہے، ایک کسی مومن جان کو قتل کرنے کا۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝﴾ (النسآء)

''رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اُس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔''

اور دوسرا خودکشی کا۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے:

''جس نے اپنے آپ کو کسی چیز کے ساتھ دنیا میں قتل کیا' روز قیامت اسی چیز سے ہی اسے عذاب دیا جائے گا۔''

اس کام کے انتہائی قبیح اور خطرناک ہونے کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ جس میں ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ اب یہ صحابی بھی ہے اور مجاہد بھی، اس کے ہاتھ مال غنیمت میں سے ایک انتہائی سستی چادر لگی۔ بخاری و مسلم میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، غزوہ خیبر کے موقع پر ایک آدمی کو تیر لگا جس سے اس کی وفات ہو گئی۔ لوگوں نے کہا اسے شہادت مبارک ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک چادر جو اس نے مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے چرائی تھی۔ اس پر آگ کے شعلے بھڑکا رہی ہے۔

یہ بات درست ہے کہ بسا اوقات انسان بعض مظالم اور ناپسندیدہ افعال کی وجہ سے تنگ آ کر کچھ اہل علم سے خفا بھی ہو جاتا ہے لیکن اس کی یہ ناراضگی ان بڑے بڑے گناہوں اور کارروائیوں کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتی کہ جنہوں نے امت کو ذلیل و خوار کر دیا، ناحق خون

کی ندیاں بہادیں، ملکوں کے ملک تباہ و برباد کر دیئے اور خاندانوں کے خاندان منتشر کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ دلیل ہرگز کارگر نہ ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ تو قیامت کے روز فرمائے گا کہ:

﴿وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝﴾ (الصّٰفّٰت)

''ذرا انہیں ٹھہراؤ، ان سے کچھ پوچھنا ہے۔''

جان لو! ان لوگوں میں ظلم، بغاوت، خواہش پرستی، جماعتی تعصب کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے جس نے انہیں سچائی اور علم سے محروم رکھا ہے۔ پختہ اور سچے علماء سے کوسوں دور رکھا۔ ایسے جید علما جو اس ملک میں یا اس کے علاوہ مسلمانوں میں پھیلے ہوئے ہیں جن کی داڑھیاں اسلام، علم، اصلاح اور تقویٰ میں سفید ہوگئی ہیں۔ اس گروہ نے تو جاہلوں کو بڑا بنا لیا ہے۔ جنہوں نے جہالت پر مبنی فتوے دیئے خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ اتنی مثال ہی کافی ہے کہ وہ اپنی پسند کا فتویٰ چاہتے ہیں جو ان کی سوچ کے مطابق فتویٰ دے اسے عظیم سمجھتے ہوئے فوراً تسلیم کر لیتے ہیں اور جو ان کی خواہش کے برعکس فتویٰ دے اس پر الزامات کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں اگرچہ وہ ان کے اپنے لوگوں کے ہاں مجاہد ہی کیوں نہ ہو۔

بھائیو! اس امت پر اللہ کی خصوصی رحمت ہے کہ اس کے مختلف مکاتب فکر، فقہی مسالک سے تعلق رکھنے والے علماء اس گروہ کے گمراہ ہونے پر متفق ہیں۔ بخاری و مسلم میں نبی ﷺ کی حدیث ہے کہ ''جہنم کے کتے ہیں'' ایک اور روایت ہے کہ: ''جب انہیں ملو تو انہیں قتل کر دو، انہیں قتل کرنا روزِ قیامت بہت بڑے اجر کا باعث ہوگا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر میں نے انہیں پا لیا تو ایسے قتل کروں گا جیسے قوم عاد کو ختم کیا گیا۔''

ان سب احادیث سے یہی گروہ (داعش) مراد ہے۔ تمام علماء کرام، مفکرین، اہل رائے، ائمہ، خطباء اور اساتذہ کرام یا جو بھی فریضہ رہنمائی سرانجام دے رہے ہیں، ان پر ضروری ہے کہ اس گروہ کو رسوائی سے ہمکنار کرے۔ ان کی حقیقت واضح کرے کیونکہ یہ امت کے بدترین لوگ ہیں جنہوں نے اس امت کا خون بہایا، گھروں کو تباہ کر دیا، دشمنان کے حامی بن گئے، نوجوانوں کو گمراہ کیا، امت کا قیمتی مال ضائع کر دیا، امت کی ہیبت اور رعب ختم کر کے رکھ دیا۔ جدید میڈیا کا اس میں مثبت کردار اس صورت میں ہے کہ اس گروہ (داعش) کی عیب ناک حقیقت، ان کا ظلم وستم اور اپنے مخالفین پر فتویٰ کفر میں انتہائی مبالغہ آرائی، معصوم لوگوں کے قتل کو جائز سمجھنا اور اپنے مخالفین پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھانے کو جائز سمجھنا (لوگوں کے سامنے لے کر آیا ہے۔) اسی طرح ان کے بعض سطحی اور بین الاقوامی تنظیموں سے خفیہ رابطے بھی ظاہر کیے۔

اس کے بعد! جان لو کہ اللہ کے حکم اور طاقت سے اب یہ فتنہ ختم ہونے کو اور انجام کو پہنچنے والا ہے اور جو بھی خوارج کا دین اپنائے یا ان کے راستے پر چل پڑے اللہ تعالیٰ کا اس کے متعلق یہی طریقہ ہے۔ نبی ﷺ کے فرمان کی روشنی میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کا جب بھی سینگ نکلے گا کاٹ کے رکھ دیا جائے گا'' اور اللہ اپنے ارادے پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ سمجھنے سے قاصر ہیں۔

جدید میڈیا کا اس میں مثبت کردار اس صورت میں ہے کہ اس گروہ (داعش) کی عیب ناک حقیقت، ان کا ظلم وستم اور اپنے مخالفین پر فتویٰ کفر میں انتہائی مبالغہ آرائی، معصوم لوگوں کے قتل کو جائز سمجھنا اور اپنے مخالفین پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھانے کو جائز سمجھنا (لوگوں کے سامنے لے کر آیا ہے۔)

﴿وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَ تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ يَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (ال عمران)

''دل شکستہ نہ ہو، غم نہ کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔ اِس وقت اگر تمھیں چوٹ لگی ہے تو اس سے پہلے ایسی ہی چوٹ تمہارے مخالف فریق کو بھی لگ چکی ہے یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں تم پر یہ وقت اس لیے لایا گیا کہ اللہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم میں سچے مومن کون ہیں، اور اللہ ان لوگوں کو چھانٹ لینا چاہتا تھا جو واقعی (راستی کے) گواہ ہوں کیونکہ ظالم لوگ اللہ کو پسند نہیں ہیں۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

اہل اسلام! مسلمانوں کی تاریخ میں اور ان کے تمام گروہوں میں جو ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو مساجد کو گرانے کا ہدف بنائے اور انہیں ویران کرنے کی کوشش کرے اور قرآن کریم کے نسخوں کی بے حرمتی اور جلا دینے جیسے قبیح جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ یا پھر رکوع وسجدے کرنیوالے نمازیوں کو قتل کرنے کے درپے ہو۔ یہ کیسا جرم ہے؟ یہ کیسی گمراہی ہے؟ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾ (البقرة)

''اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کے معبدوں میں اس کے نام کی یاد سے روکے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو؟ ایسے لوگ اس قابل ہیں کہ ان کی عبادت گاہوں میں قدم نہ رکھیں اور اگر وہاں جائیں بھی، تو ڈرتے ہوئے جائیں ان کے لیے تو دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں عذاب عظیم۔''

ہمارے لئے تو اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔ یہ گروہ مساجد میں بمباری، نمازیوں کو قتل کرنے، زخمی کرنے اور ان میں خوف وہراس پھیلانے، قرآن کریم کے نسخوں کو پھاڑنے، جلانے اور اہانت جیسے بڑے جرائم کا ارتکاب کرتا ہے۔

دین، ایمان اور تھوڑا سا علم تو دور کی بات ہے جس کے پاس ذرہ برابر بھی عقل ہے وہ بھی اسے درست نہیں سمجھتا۔ چہ جائیکہ وہ ان جرائم پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرے۔ یہ بہت بڑا جرم اور فساد ہے، ایسا کرنیوالے پر اللہ کی طرف سے ایسی سزا نازل ہو جس کا وہ مستحق ہے، ہم رسوائی اور گمراہی سے اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں۔

اللہ کے گھروں (مساجد) کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں مسلمان کا احترام بہت زیادہ ہے۔ اس گروہ کے افراد چاہتے کیا ہیں؟ کیا یہ چاہتے ہیں کہ اللہ

باقی صفحہ 14 پر

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زندگی

تحریر
جناب مولانا محمد عبداللہ مدنی

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زندگی پوری انسانیت کے لیے ایک بہترین نمونہ اور اسوہ ہے' اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں دو مرتبہ فرمایا ہے کہ ان کی زندگی میں بہترین اسوہ ہے۔

انہوں نے اللہ تعالیٰ کی توحید کو پہچانا' قبول کیا اور پوری زندگی اسی توحید کا سبق عام کرنے میں لگا دی' اس راستہ کی ہر مشکل کا خندہ پیشانی سے استقبال کیا' اس راہ کی ہر سختی و پریشانی کو برداشت کیا اور اس کے لیے ہر طرح کی قربانی پیش کی۔ یہ ایسے جلیل القدر پیغمبر ہیں کہ ان کا ذکر قرآن مجید کی ۲۵ سورتوں میں ۶۳ مرتبہ کیا گیا۔

آیئے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی جو صفات قرآن حکیم میں ذکر کی گئی ہیں' ان کا بالاختصار جائزہ لیا جائے۔

توحید میں پختگی:

عقیدۂ توحید میں پختگی کی وجہ سے ہر امتحان میں پورے اترے' سب سے پہلے اپنے والد کو دعوت دیتے ہوئے کہا: ﴿اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝﴾ ''کیا تم ان چیزوں کی عبادت کرتے ہو جن کو خود تراشتے ہو؟!'' پھر ذمہ داروں اور بادشاہ وقت سے کہا کہ

﴿قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ﴾ (البقرۃ: 258)

''بے شک اللہ سورج کو مشرق سے نکال کر مغرب میں غروب کرتا ہے' اگر تم میں طاقت ہو تو مغرب سے نکال کر مشرق میں غروب کرو۔ کافر مبہوت ہو کر رہ گیا۔''

کامل اطاعت:

اللہ کے سامنے مکمل سپردگی:

﴿اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (البقرۃ)

''جب کبھی بھی انہیں ان کے رب نے کہا کہ فرمانبردار ہو جا' انہوں نے کہا' میں نے رب العالمین کی فرمانبرداری کی۔''

انابت الی اللہ:

ہر وقت اللہ کی طرف رجوع ہونے والے تھے:

﴿اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ۝﴾ (ھود)

شکر گزاری:

اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے اور ان کا صحیح استعمال کرنے والے تھے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ﴾ (النحل: 121)

بڑھاپے میں اولاد کی نعمت سے متمتع ہوئے تو اللہ کریم کا شکر ادا کیا

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝﴾ (ابراھیم)

حدیث میں شکر گزاری کا عملی طریقہ یہ بتایا گیا کہ دنیاوی اعتبار سے اپنے سے کم تر لوگوں کو دیکھیں تو شکر کی صفت پیدا ہو گی اور دینی اعتبار سے اپنے سے برتر لوگوں کو دیکھیں تو عمل کا جذبہ پیدا ہو گا۔ ویسے اللہ کی ناشکری کرنے والے لوگ زیادہ ہیں اور شکر گزار بندے بہت ہی کم ہیں۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

﴿وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۝﴾ (سبأ)

شکر ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ نعمتوں میں اضافہ کرتا ہے اور ناشکری سے اللہ کا عذاب اترتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝﴾ (ابراھیم)

دعا:

جب تک زندگی باقی ہے' مسائل آتے رہتے ہیں' ان کا حل دعا ہے۔ اپنی عاجزی اور مجبوری کو اللہ کے سامنے پیش کر دینا چاہیے' تعمیر کعبہ کے وقت اس کی قبولیت اور آبادی کے لیے اللہ پاک سے انہوں نے دعا کی:

﴿وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝﴾ (البقرۃ)

''سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کعبہ کی بنیادیں اور دیواریں اٹھاتے جا رہے تھے اور کہتے جا رہے تھے کہ ہمارے پروردگار! تو ہم سے قبول فرما' تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے حاجیوں کے لیے ہر قسم کے پھلوں و آسائش کے لیے دعائیں فرمائیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے پانی اور گوشت میں برکت کے لیے بھی دعا فرمائی۔ (حدیث: ۳۳۶۴) اللہ پاک نے ان سب دعاؤں کو قبول فرما لیا۔

عبادت گزار:

حضرات انبیاء علیہم السلام اللہ کی بہت زیادہ عبادت کرنے والے اور اس سے بہت زیادہ ڈرنے والے ہوتے ہیں۔ یہی خصوصیت سیدنا ابراہیم علیہ السلام میں بھی تھی' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝﴾ (الأنبیاء)

''اور ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کو کرنے اور نمازوں کے قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی (تلقین) کی' اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔''

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا:

والدین کی محبت بچوں سے بے غرض ہوتی ہے' اس لیے والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تعلیم دی ہے:

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ (بني اسرائیل: 23)

حتی کہ اگر وہ غیر مسلم اور مشرکین بھی ہوں تو ان

کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنے کا حکم ہے۔ (لقمان)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے والد نے جب کہا کہ ابراہیم! میں تجھے پتھروں سے مار کر تیری جان لے لوں گا۔ تو اتنی سخت دھمکی اور درشت لہجہ کے باوجود سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بڑی نرمی اور محبت سے جواب دیتے ہوئے کہا:

﴿لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ﴾ (الممتحنة: 4)

''ابا جان! میں تو آپ کے لیے مغفرت کی دعا کرتا رہوں گا' اس کے علاوہ میں کچھ اختیار نہیں رکھتا۔''

حلم و بردباری:

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''وہ حلیم ہیں'' جیسا کہ فرمایا: ﴿فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ﴾ ''تو ہم نے اسے ایک بردبار بچے کی بشارت دی۔'' (الصفت: ۱۰۱) کسی جگہ فرمایا کہ وہ علیم ہیں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے تعلق سے اللہ تعالیٰ نے گواہی دی ہے کہ وہ خود حلیم اور بردبار تھے' جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ﴾ (ھود)

''یقیناً ابراہیم بہت تحمل والے' نرم دل اور اللہ کی جانب جھکنے والے تھے۔''

مہمان نوازی:

اکرام ضیف ایمان کی علامت ہے' جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس دو فرشتے انسانی شکل میں آئے تو انہوں نے سب سے پہلے ان کے لیے کھانے کا انتظام کرتے ہوئے ایک بچھڑا بھون کر پیش کیا۔ جب وہ نہیں کھا رہے تھے تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ کیوں تناول نہیں فرماتے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم فرشتے ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام غیب نہیں جانتے تھے' الا یہ کہ اللہ نے جتنا انہیں بتا دیا ہے ورنہ اگر سیدنا ابراہیم کو معلوم ہوتا کہ یہ ملائکہ ہیں تو ان کے لیے کھانا کیوں تیار کرتے؟!

صداقت:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام سچ کہتے ہیں' سچ کا ساتھ دیتے اور اس کا پرچار کرتے تھے' ان کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا﴾ (مریم)

یہ وہ بنیادی اور اہم صفات ہیں جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام میں پائی جاتی تھیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ﴿فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (ال عمران)

''کہہ دیجیے کہ اللہ سچا ہے' تم سب ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کرو' جو مشرک نہ تھے۔''

ملت ابراہیمی کی جو بنیادی تعلیمات ہیں' وہی ملت محمدیہ کی بھی اساسی تعلیمات ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ملت میں آٹھ باتیں ہیں: توحید' رسالت' مرکر دوبارہ اٹھایا جانا' نماز قائم کرنا' قربانی' حج' مردوں کے لیے ختنہ کرنا' ہر شخص کا خود ذمہ دار اور مسئول ہونا۔

قارئین کرام کی خدمت میں ضروری گذارش!

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ،،، وبعد:

آپ ملک میں مہنگائی کی صورتحال سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اس سے زندگی کا ہر شعبہ متاثر ہو رہا ہے۔ ایسے حالات میں کاغذ کے نرخوں میں آئے روز اضافہ' پرنٹنگ اور دوسرے امور کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیش نظر جماعت نے یکم جنوری 2016ء سے جماعتی ترجمان ہفت روزہ ''اہل حدیث'' کے بدل اشتراک میں ایک سو روپیہ سالانہ کا اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح قارئین کرام کو نئے سال سے -/500 روپے کی بجائے -/600 روپے سالانہ زر تعاون ادا کرنا ہو گا۔ اس دوران قارئین کرام مطلوبہ بروں کا زر تعاون پانچ صد روپیہ کے حساب سے بھیج کر اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہمیں آپ کے دینی جذبہ اور جماعتی وابستگی سے پوری توقع ہے کہ آپ حسب سابق ادارہ سے نہ صرف بھرپور تعاون جاری رکھیں گے بلکہ اس کے حلقہ قارئین میں اضافے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (ادارہ)

بقیہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود

اوپر ہو چکی تھی۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لیے تشریف لاتے ہیں۔ عیادت کے دوران ان دو بڑی شخصیات کے درمیان مکالمہ ہوتا ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ کو کیا بیماری ہے؟ جواب دیا کہ میرے گناہوں نے مجھے بیمار کر دیا ہے۔ اب سوال ہوتا ہے کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ جواب ملا کہ اپنے رب کی رحمت چاہتا ہوں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں طبیب کو آپ کے علاج کے لیے عطیہ کا حکم نہ دوں؟ انہوں نے دو برسوں سے عطیہ لینا چھوڑ دیا تھا' فوراً جواب دیا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ عطیہ آپ کی بیٹیوں کے لیے ہو گا۔ جواباً پوچھا: کیا آپ کو میری بیٹیوں کے فقر کا خوف ہے؟ میں نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر رات سورۂ واقعہ پڑھا کریں کہ اس کی برکت سے فقر نہیں آئے گا۔ انہوں نے سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما کو وصیت کی تھی کہ وہ اور ان کا بیٹا عبداللہ ان کی جائیداد کو تقسیم کریں گے۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ ان کی نماز جنازہ پڑھائیں گے' چنانچہ جب ان کی وفات ہوئی تو سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جنت البقیع میں دفنا دیا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کی وفات کا علم ہوا تو بڑے رنجیدہ ہوئے اور ان کے جنازے میں شرکت نہ کرنے پر بڑا افسوس کیا بلکہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے ناراضی کا اظہار کیا کہ مجھے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر کیوں نہ دی۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ ان کا جنازہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اور بعض نے کہا ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ اس مرد مجاہد پر لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے۔

وی پی آ رہا ھے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

فضائل حج وعمرہ

تحریر: جناب مولانا محمد منیر قمر

نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی طرح ہی حج وعمرہ بھی ایک اہم عبادت ہے۔ بلکہ ایک اعتبار سے تو یہ دیگر عبادات سے بھی جلیل القدر ہے کیونکہ نماز اور روزہ صرف بدنی عبادات ہیں اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے جب کہ حج وعمرہ مالی اور بدنی ہر قسم کی عبادات کا مجموعہ ہے۔

اسلام دین کا رکن:

دین اسلام میں حج وعمرہ کی اس قدر اہمیت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ایک رکن قرار دیا ہے۔ جیسا کہ بخاری ومسلم میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.] (بخاری، مسلم)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔

افضل عمل:

ایسے ہی نبی اکرم ﷺ نے حج کو افضل ترین اعمال میں سے ایک شمار فرمایا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری ومسلم میں ہی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: [أَيُّ العَمَلِ أَفْضَلُ؟]

''سب سے افضل عمل کونسا ہے؟''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: [إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ] ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔'' کہا گیا کہ اس کے بعد؟ تو ارشاد ہوا: [الجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ] ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: [حَجٌّ مَبْرُورٌ] ''مقبول حج۔''

حج مبرور:

علماء کرام نے ''حج مبرور'' کی شرح بیان کرتے ہوئے متعدد آراء کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ رحمانی ''القُرٰی لقَاصِدِ أُمِّ القُرٰی'' کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''بعض کے نزدیک اس سے مراد وہ حج ہے جس کے دوران کسی گناہ کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ حج ہے جو عند اللہ مقبول ہو جائے۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس سے وہ حج مراد ہے جس میں ریا وشہرت، فحاشی اور لڑائی جھگڑا نہ کیا گیا ہو۔ کچھ اہل علم کا کہنا ہے کہ حج مبرور کی علامت یہ ہے کہ اس سے آدمی پہلے کی نسبت بہتر ہو کر لوٹے اور گناہ کی کوشش نہ کرے۔''

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

''ایسا حج جس کے بعد انسان دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا طلبگار بن جائے۔ جب کہ حقیقت تو یہ ہے کہ حج کے مفہوم میں یہ سبھی امور شامل ہیں۔'' (المرعاۃ شرح المشکوٰۃ: ج۶، ص۱۹۰)

گناہوں سے نجات سے کلی طہارت:

کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو فریضہ حج سے سبکدوش ہونے کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور سابقہ گناہوں سے کلی طور پر پاک ہو کر لوٹتے ہیں، جیسے کوئی نوزائیدہ بچہ جنم لیتے وقت اس دنیا میں گناہوں سے پاک آتا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری ومسلم میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.] (بخاری ومسلم)

''جس نے حج کیا اور دوران حج اس سے نہ کوئی شہوانی فعل سرزد ہوا اور نہ اس نے فسق وفجور (گناہ) کا ارتکاب کیا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر لوٹا کہ گویا آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔''

صحیح مسلم وابن خزیمہ میں حضرت شماسہ سے مروی ہے کہ معروف صحابی رسول سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ پر موت کا عالم طاری ہوا تو اس وقت ہم ان کے پاس موجود تھے۔ وہ دیر تک خشیت الٰہی سے روتے رہے پھر اپنے قبول اسلام کا واقعہ سنانے لگے اور فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں قبول اسلام کا جذبہ پیدا فرمایا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اپنا دست مبارک آگے بڑھایئے تا کہ میں بیعت کروں۔ جب آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں ایک شرط پیش کرنا چاہتا ہوں، فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا، صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ [أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟] (صحیح مسلم)

اسلام قبول کرنا پہلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت کرنا (دین کی خاطر) پہلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور حج کرنا بھی سابقہ گناہوں کو ملیا میٹ کر دیتا ہے۔

جنت کی بشارت:

حج وعمرہ سے حاصل ہونے والی سعادتوں، کامرانیوں اور فضائل وبرکات کا یہ عالم ہے کہ تمام گناہوں سے کفارے کے ساتھ ساتھ جنت کی خوشخبری بھی کانوں میں رس گھولتی، دلوں میں ایمان جگاتی اور روح کو بالیدگی وتازگی بخشتی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری ومسلم کی ایک حدیث میں نبی آخر الزماں ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.] (بخاری ومسلم)

''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے تمام گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا ثواب تو جنت ہی ہے۔''

بوڑھوں، ضعیفوں اور عورتوں کا جہاد:

میدانِ کارزار میں کفار ومشرکین کو تہ تیغ کرنے والے غازیوں اور شہیدوں کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے وہ صرف انہی لوگوں کا حصہ ہے جو اپنی جانیں ہتھیلیوں پر لیے اور سروں پر کفن باندھے محاذ جنگ پر دشمنوں کو للکارتے ہیں۔

مگر وہ انسانی طبقے جو اس دل گردہ کے مالک نہیں ہوتے کہ معرکہ حق وباطل کو سر کریں۔ انہیں جہاد کا ثواب عطا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حج کو اس کا نعم البدل قرار دیا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف اور بعض دیگر کتب حدیث میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا:

[نَرَى الجِهَادَ أَفْضَلَ العَمَلِ، أَفَلاَ نُجَاهِدُ؟]

''ہم جہاد کو افضل اعمال میں سے سمجھتے ہیں تو کیا ہم (عورتیں) بھی جہاد نہ کریں؟ اس پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: [لَكِنَّ أَفْضَلَ الجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ.] ''تمہارے لیے جہاد، حج مبرور ہے۔ (بخاری)

جب کہ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے جہاد کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: [جِهَادُكُنَّ الحَجُّ] ''تمہارا جہاد حج ہے۔''

جبکہ مسند احمد اور ابن ماجہ کی ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا' کیا عورتوں پر بھی جہاد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

[نَعَمْ، عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.]

''ہاں ان پر ایسا جہاد ہے جس میں کوئی قتال وجنگ نہیں اور وہ ہے حج اور عمرہ۔''

اس حدیث کی سند کو محدث عصر علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ (انظر تحقیق المشکوٰۃ' ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل: ج ۴' ص ۱۵۱)

جب کہ نسائی شریف کی ایک حسن سند والی حدیث میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[جِهَادُ الْكَبِيرِ، وَالصَّغِيرِ، وَالضَّعِيفِ، وَالْمَرْأَةِ: الْحَجُّ، وَالْعُمْرَةُ.]

''بوڑھوں' بچوں' ضعیفوں اور عورتوں کا جہاد حج وعمرہ ہے۔'' (حسنہ المنذری فی الترغیب والترہیب: ج ۳' ص ۵) بتحقیق محمد محی الدین عبدالحمید۔

اللہ کے مہمان:

حجاج کرام کے لیے یہی شرف کیا کم ہے کہ عازمین حج وعمرہ کو نبی اکرم ﷺ کی بعض احادیث میں اللہ کا وفد ومہمان قرار دیا ہے۔

چنانچہ نسائی شریف کی ایک حدیث ہے جس کی سند کو علامہ البانی رحمہ اللہ تحقیق المشکوٰۃ (۴/۷۷۸' حدیث: ۲۵۳۷) میں حسن قرار دیا ہے۔ جسے امام بیہقی نے بھی شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ اس میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

[وَفْدُ اللَّهِ ثَلَاثَةٌ: الْغَازِي، وَالْحَاجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ.]

''تین قسم کے لوگ اللہ کے وفد (مہمان) ہیں جہاد' حج اور عمرہ والے۔''

قابل رشک زندگی اور قابل فخر موت:

حاجی کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر شرف وثواب سے نوازا ہے کہ اس کا جینا بھی قابل رشک ہے اور اس کی موت بھی قابل فخر واعزاز ہے۔ صحیح بخاری ومسلم میں ہے کہ میدان عرفات میں ایک شخص اونٹنی سے گرا اور جانبر نہ ہوا بلکہ اس کی روح پرواز کر گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور اسی احرام کے کپڑوں میں کفن دیدو' اس کے سر کو نہ ڈھانپو اور نہ اسے خوشبو لگاؤ'' اور فرمایا: [فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.] ''یہ قیامت کے دن اسی طرح اٹھایا جائے گا کہ یہ لبیک اللھم البیک پکار رہا ہوگا۔''

عمرۂ رمضان:

عموماً دیکھا جاتا ہے کہ صاحب استطاعت لوگ ماہ رمضان المبارک میں اکثر عمرہ کے لیے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ دراصل یہی ہے کہ دیگر مہینوں کی نسبت رمضان المبارک کے مہینہ میں عمرے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ رمضان میں عمرہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے صحیح بخاری ومسلم میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: [إِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حِجَّةً.] ''رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔''

مگر یاد رہے کہ اس عمرے سے اسلام کے رکن حج کی فرضیت ہرگز ساقط نہیں ہوگی بلکہ جب کسی پر فرضیت حج کی شرائط پوری ہو جائیں تو اس پر حج کرنا فرض ہوگا۔

فرضیت حج:

یہ تو اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ اس نے نبی ﷺ کے ذریعہ حج وعمرہ پر ان تمام فضائل وبرکات اور عظیم انعامات کی بشارت دی ہے جن کا ذکر ہم نے سابقہ سطور میں کیا ہے ورنہ مسلمانوں کے لیے تو اس کی فرضیت کا حکم بھی تعمیل ارشاد کے لیے کافی ہے اور اس کی فرضیت قرآن وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ چنانچہ سورۃ آل عمران آیت: ۹۷ میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ۝﴾ (آل عمران)

''اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق (فرض) ہے کہ جو اس کے گھر (بیت اللہ شریف) تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں' وہ اس کا حج کرے اور جو کوئی اس کے حکم کی پیروی سے انکار کرے تو (اسے معلوم ہونا چاہیے کہ) اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔''

صحیح بخاری ومسلم میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حج وعمرہ کو اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن قرار دیا ہے جبکہ صحیح مسلم میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

[أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَحُجُّوا.]

''اے لوگو! تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا تم حج کرو۔''

امام نووی وحافظ ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ سے نقل کرتے ہوئے امام شوکانی لکھتے ہیں کہ اس بات پر پوری امت اسلامیہ کا اجماع ہے کہ پوری زندگی میں ایک مرتبہ حج وعمرہ کرنا فرض ہے۔ (نیل الاوطار)

نفلی حج:

اگر کوئی شخص ایک سے زیادہ مرتبہ حج کرے تو وہ نفلی ہوگا کیونکہ صحیح مسلم' نسائی اور مسند احمد میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں

خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

[أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَحُجُّوا. فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا.]

''اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہٰذا تم حج کرو۔ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج کریں؟ نبی اکرم ﷺ خاموش رہے حتی کہ اس شخص نے تین مرتبہ یہی سوال کیا۔ تب پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: [لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ.]

''اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال حج کرنا) واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ پاتے۔ نسائی' مسند احمد اور دارمی میں سوال کرنے والے اس شخص کا نام بھی مذکور ہے جو کہ سیدنا اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس ارشاد رسالت مآب ﷺ سے معلوم ہوا کہ حج وعمرہ زندگی میں صرف ایک مرتبہ ہی فرض ہے۔ صحیح بخاری ومسلم میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.]

''ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزاء تو جنت ہی ہے۔''

اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے مفتی عالم اسلام سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ نفلی حج وعمرہ میں کثرت مسنون ہے۔ (التحقیق والایضاح لکثیر من مسائل الحج والعمرۃ والزیارۃ)

صحیح ابن حبان' بیہقی' مصنف عبدالرزاق' مسند ابویعلی اور طبرانی اوسط میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث قدسی میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

[قَالَ اللهُ تَعَالَى: إِنَّ عَبْدًا صَحَّحْتُ لَهُ جِسْمَهُ، وَوَسَّعْتُ عَلَيْهِ فِي الْمَعِيشَةِ، يَمْضِي عَلَيْهِ خَمْسَةُ أَعْوَامٍ لَا يَفِدُ إِلَيَّ، لَمَحْرُومٌ.]

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندے کو جسمانی صحت اور مالی وسعت عطا کی مگر پھر پانچ سال گزرنے کے باوجود وہ میرے پاس (حج کے لیے نہیں آتا۔ ایسا آدمی فضائل وبرکات سے) محروم ہوتا ہے۔''

ابوداود ونسائی' ابن ماجہ ومستدرک حاکم' مسند احمد اور بیہقی میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ارشاد نبوی ہے: [الحج مرة، فمن زاد فطوع] ''فرض حج صرف ایک مرتبہ ہے جو زیادہ مرتبہ کرے وہ نفل ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے اور علامہ ذہبی نے اس کی تائید کی ہے۔

فریضہ حج کی ادائیگی میں جلدی کرنا:

جب کوئی انسان رقم' حالات اور وسائل کا مالک ہو جائے کہ وہ حج کر سکتا ہے تو اسے حکم ہے کہ وہ فوراً اس فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش ہو جائے۔ کیونکہ مسند احمد میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

[تَعَجَّلُوا إِلَى الْحَجِّ - يَعْنِي: الْفَرِيضَةَ - فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَعْرِضُ لَهُ.]

''فریضہ حج کی ادائیگی میں جلدی کرو' اس لیے کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اسے کب کوئی بیماری یا شدید ضرورت اس سے روک لے۔''

اس اور ایسی دیگر احادیث کی بنا پر امام ابوحنیفہ' ابویوسف' مالک اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ نے قدرت واستطاعت حاصل ہونے پر فوراً حج کی ادائیگی کو واجب قرار دیا ہے۔ امام شافعی' اوزاعی' ثوری اور محمد (صاحب ابی حنیفہ) رحمہم اللہ اور بقول ماوردی صحابہ میں سے سیدنا عبداللہ بن عباس' انس اور جابر رضی اللہ عنہم اور تابعین میں سے امام عطا وطاؤس رحمہما اللہ کے نزدیک وقت وجوب کے بعد جب چاہے حج کر سکتا ہے۔ (جانبین کے دلائل کی تفصیل کے لیے دیکھیے: الفتح الربانی فی شرحہ بلوغ الامانی از عبدالرحمن البنا ی: ۱۱/ ۱۹۔ ۲۳)

ترک حج پر وعید:

جو شخص استطاعت کے باوجود اپنے دنیاوی مشاغل میں مصروف رہے اور جان بوجھ کر فریضہ حج کی ادائیگی کو مؤخر کرتا جائے حتی کہ اسی حالت میں اسے حج کیے بغیر ہی موت آجائے' اس کے بارے میں بڑی سخت وعید آئی ہے۔ سنن سعید بن منصور میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

''میں نے ارادہ کیا کہ ان شہروں کی طرف اپنے آدمی بھیجوں وہ ہر اس آدمی کا پتہ چلائیں جس نے طاقت کے باوجود حج نہ کیا ہو تو میرے آدمی ایسے لوگوں پر غیر مسلموں سے لیا جانے والا ٹیکس (جزیہ) نافذ کر دیں۔ آخر میں فرمایا: [ما هم بمسلمين، ما هم بمسلمين] وہ مسلمان نہیں، وہ مسلمان نہیں۔

بقیہ دہشت گرد تنظیم ''داعش''

کے پر امن گھروں (مساجد) کو بے امن بنا دیں اور مساجد میں اللہ کا ذکر کرنے سے بھی روکتے رہیں۔ مساجد اور آبادی کو ہدف بنانا، یہ ایسا کرنیوالوں کی ضعف کمزور ہونے کی دلیل ہے اگر ان کے پاس محفوظ جگہ تک پہنچنے کی طاقت ہوتی تو وہاں تک پہنچتے۔ ایسا سوچنے سے بھی یہ عاجز اور کمزور ہیں۔ چہ جائیکہ وہاں تک پہنچ سکیں۔ ہمارے ممالک اللہ کی حفاظت میں ہیں اور اللہ کی مہربانی سے ہمارے حاکم بیدار ہیں اور گہری نگاہ کے حامل ہیں۔ اللہ ان کا حامی ہو ان کی کوتاہیاں دور فرمائے اور ان کی کوشش و کاوش میں برکت ڈال دے۔ اس جرم کے نتیجے میں جو اچانک اور اجتماعی اموات ہو رہی ہیں یہ ایک تکلیف دہ چیز ہے۔ جب بے گناہ مسلمان نمازیوں کو ہدف بنایا جاتا ہے تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔ لیکن ایک مسلمان کی غمخواری کیلئے اتنا کافی ہے ان سے بڑی آزمائشوں کا تو مخلوق میں افضل ترین اور عظیم ہستی ہمارے نبی محمد ﷺ نے بھی سامنا کیا اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام نے بھی۔ رجیع کے واقعہ میں 20 قراء کو دھوکے سے مکہ اور مدینہ کے درمیان شہید کر دیا گیا اور ان میں سے دو صحابہ کو تو مکہ میں اس لئے فروخت کر دیا گیا تاکہ انہیں باندھ کر شہید کر دیا جائے اور ان کے نام خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ اور زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ تھے۔ بئر معونہ کے واقعہ میں 70 قراء (صحابہ کرام) کو دھوکے سے شہید کر دیا گیا۔ رعل اور ذکوان قبیلے نے دھوکہ دیا۔ نبی ﷺ نے ایک مہینہ ان صحابہ کے قاتلوں پر قنوت نازلہ میں بددعا کی جس سے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں پر نازل مصیبت کی ہولناکی کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ مثالیں آج کے مسلمانوں کے بہتے خون کو معمولی ثابت نہیں کرتیں اور ان کے اہل وعیال کے حقوق کو کمتر بھی نہیں کرتیں۔ یہ صرف ظاہر کرتی ہیں کہ آزمائش بھی طریقۂ الٰہی ہے اور اہل ایمان اس سے زیادہ دو چار کیے جاتے ہیں۔

اے اللہ! جو مسلمانوں کے قتل، ان میں خوف و ہراس، فتنہ وفساد، پھیلائے، بمباری ایذاء رسانی اور تخریب کاری کا ارادہ رکھتا ہے اسے رسوا کر دے۔ اس کا پردہ فاش کر دے، اسے ذلت ورسوائی سے ہمکنار کر دے اور مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ فرما۔ انہیں اپنی چالوں میں پھنسا دے۔ انہیں ذلالت کی گہرائیوں میں دھکیل دے۔ آمین!

سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود

تحریر
جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

ابوسفیان نے اسلام لانے سے پہلے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھیوں کے بارے میں گواہی دی تھی کہ جس طرح کے ساتھی اللہ کے رسول ﷺ کو ملے ہیں اور وہ جس طرح ان سے محبت کرتے ہیں اتنی محبت کرنے والے ساتھی کسی قائد کو نہیں ملے۔ یقیناً اس گواہی کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں۔ بلاشبہ اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھی آپ ﷺ سے والہانہ محبت کرتے تھے۔ مکہ میں جن لوگوں نے اسلام قبول کیا انہوں نے تو بے پناہ قربانیوں کے نذرانے پیش کیے ہیں۔ کس کس کا نام لیں اور ان کے کون کون سے کارنامے گنیں' یہاں تو ہر صحابی اتنی شان اور عظمت والا ہے اور اُس کی اسلام کے لیے اس قدر قربانیاں ہیں کہ ان کو جان کر بے اختیار دل سے صدا نکلتی ہے کہ اللہ کی لاکھوں' کروڑوں رحمتیں ہوں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر' بے شک انہوں نے اسلام کو پھیلانے کے لیے تاریک راہوں کو روشن کر دیا۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''نبی ﷺ کی سیرت وانداز میں سب سے قریب تر ابن مسعود ہیں۔'' (بخاری: ۳۷۶۲)

ایسے ہی روشن ستاروں میں ایک نمایاں نام سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے۔ حدیث شریف سے ادنیٰ سی واقفیت رکھنے والے بھی ان کے نام سے بخوبی واقف ہیں۔ یہ مکہ کے رہنے والے تھے۔ ان کا نسب نامہ تمیم تک جا پہنچتا ہے۔ ان کا خاندان بنی زہرہ کا حلیف تھا۔ ان کا خاندان کوئی بڑا امیر کبیر نہ تھا۔ نہ مکہ میں ان کی کوئی پشت پناہی کرنے والا تھا۔ جوانی میں یہ عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتے تھے اور مکہ کے ادنیٰ طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا بھائی عتبہ اور والدہ ام عبد نے بھی دعوتِ اسلام کے آغاز ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان کے قبول اسلام کو اللہ کے رسول ﷺ کا معجزہ شمار کیا جاتا ہے۔ ایک دن آپ ﷺ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے کہ ان کی ملاقات سیدنا عبداللہ سے ہوگئی۔ یہ اس وقت بکریوں کا ایک ریوڑ چرا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: دودھ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: دودھ تو ہے مگر میں امین ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے پوچھا: کوئی ایسی بکری جو غیر بالغ ہو؟ سیدنا عبداللہ بن مسعود ایک بکری پکڑ کر لے آئے' آپ ﷺ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا۔ تھن فوراً بڑے ہو گئے اور ان سے وافر مقدار میں دودھ نکل آیا۔ آپ ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور میں نے بھی پیا۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے تھن سے فرمایا: سکڑ جا! تو وہ سکڑ گیا۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس واقعے کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس قرآن مجید میں سے کچھ سکھا دیں۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اللہ تم پر رحم کرے! بلاشبہ اللہ تمہیں اس قرآن کی تعلیم سے بہرہ ور کرے گا۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں نے آپ ﷺ سے 70 سورتیں سیکھیں۔ یہ واقعہ اللہ کے رسول ﷺ کا معجزہ تھا۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بلاشبہ اُسی وقت اسلام لے آئے تھے جب آپ ﷺ نے دار ارقم میں اسلام کی تعلیم اور دعوتی وتربیتی سرگرمیوں کا آغاز بھی نہیں کیا تھا۔ اس طرح وہ سیدنا امیر حمزہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے پہلے اسلام لائے۔ ایک روایت میں ہے کہ قبولِ اسلام کے وقت ان کی عمر انیس یا بیس سال تھی۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھے جن کو علانیہ مشرکین مکہ کے سامنے قرآن کریم با آواز بلند پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ قریش کی عادت تھی کہ وہ بیت اللہ کے صحن میں منڈلی بنا کر بیٹھے رہتے تھے۔ وہ وہاں پر گپیں ہانکتے' مسلمانوں کے خلاف منصوبے بناتے' کمزوروں کو مارتے پیٹتے' اگلے دن کی منصوبہ بندی کرتے اور پھر وہاں سے چلے جاتے تھے۔ یہ ان کا روزانہ کا معمول تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی جب ان کے سامنے بلند آواز سے قرآن پاک کی تلاوت کی تو ان کو بھی مارا پیٹا گیا۔ قرآن کریم کی بلند آواز سے تلاوت کرنے میں بھی ایک لذت ہے۔ پھر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو بڑے خوش الحان تھے۔ اتنی خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتے کہ سامعین جھوم اُٹھتے تھے۔

ایک موقع ایسا بھی آیا جو ان کی زندگی کا سب سے زیادہ مبارک واقعہ بن گیا۔ ایک دن اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے فرمایا: عبداللہ! مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ سیدنا عبداللہ یہ سن کر سناٹے میں آ گئے۔ نہایت ادب سے عرض کیا: بھلا میری کیا ہستی ہے کہ میں آپ کو قرآن سناؤں؟ حالانکہ قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے۔ ارشاد ہوا کہ میں دوسروں سے قرآن سننا پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی خوش الحان آواز میں سورۂ نساء کی تلاوت شروع کر دی۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تلاوت کیے جا رہے ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ سن رہے ہیں۔ جب سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت پر پہنچے:

﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ (النساء: ۴۱)

تو اللہ کے رسول ﷺ رونے لگے۔ سبحان اللہ! قرآن کریم کی لذت ہی بڑی عجیب ہے۔ اب ارشاد ہوتا ہے [حسبك] عبداللہ! تم نے قرآن پڑھ لیا ہے' کافی ہے' چنانچہ انہوں نے تلاوت بند کر دی۔

یہ جو واقعہ بیان ہوا ہے یہ یقیناً مدنی زندگی کا واقعہ ہے۔ ہم دوبارہ حرم مکی کی طرف چلتے ہیں جہاں قریش کی منڈلی بیٹھی ہوئی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جسمانی لحاظ سے کمزور تھے' قد قدرے چھوٹا تھا اور پنڈلیاں پتلی تھیں۔ مگر ان کا ایمان کوہ ہمالیہ سے بھی بڑا تھا۔ یہ بیت اللہ میں داخل ہوتے ہیں اور قوت ایمانی سے بلند آواز میں سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرتے ہیں۔ اس قرآن کی جو اس گھر

کے مالک اور رکھوالے نے نازل کیا ہے۔ جیسے ہی انہوں نے تلاوت شروع کی' قریش کی منڈلی میں حرکت شروع ہوئی۔ ایک نے دوسرے سے کہا: ارے! یہ تو وہ کلام پڑھ رہا ہے جس کے بارے میں محمد کا کہنا ہے کہ وہ کلام الٰہی ہے۔ بس پھر کیا تھا' قریش سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ کوئی تھپڑ مار رہا ہے' کوئی جوتا' کوئی گھونسا مار رہا ہے۔ یوں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھنے کی سزا دی جا رہی ہے۔ جب مسلمانوں پر قریش کے مظالم حد درجہ بڑھ گئے تو اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دے دی' ہجرت کرنے والوں میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

ابوجہل بلاشبہ اس وقت کا فرعون تھا۔ اس کا مقصد اور ہدف ہی مسلمانوں کو تنگ کرنا تھا۔ ایک دن اس کا مقابلہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہو گیا۔

اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ ان کا قد چھوٹا تھا' ابوجہل نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو تھپڑ مارا۔ اسے یہ ہرگز توقع نہ تھی کہ مکہ میں کوئی اس کو مار بھی سکتا ہے مگر اس کی توقع کے بالکل برعکس سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پوری قوت سے اسے جوابی تھپڑ رسید کیا۔ یہ قوت ایمانی تھی۔ اس کا انجام کیا ہوا ہو گا؟ اس کا جواب سیرت کے اوراق میں گم ہے مگر وقت گزرتے دیر نہیں لگتی۔ بدر کا معرکہ پیش آیا' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی اس معرکہ میں شریک تھے۔ عفراء کے جوان مرد' جری اور بہادر بیٹوں نے عرب کے سب سے بڑے لیڈر ابوجہل کو اپنی تلواروں سے شدید زخمی کر دیا۔ اس پر نزع کا عالم طاری ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے تلاش کرتے کرتے اس کے سر پر جا پہنچے۔ انہوں نے اس کا سر کاٹنے کے لیے اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھ دیا۔ پھر اس کے قریب ہو کر کہا:

''اے اللہ کے دشمن! کیا اللہ نے تجھے رسوا نہیں کر دیا؟''

ابوجہل بولا: وہ مجھے ذلیل کیوں کرنے لگا۔ کیا تم نے مجھ سے بڑا کوئی آدمی قتل کیا ہے؟ مجھے بتاؤ آج فتح کسے ہوئی ہے؟ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ' اس کے رسول ﷺ اور مؤمنین کی فتح ہوئی ہے۔ مرتے وقت بھی ابوجہل کی رعونت باقی تھی۔ اس نے کہا: اے بکریوں کے چرواہے! تو ایک مشکل چڑھائی چڑھ گیا ہے۔ (واضح رہے کہ وہ مکہ میں بکریاں چرایا کرتے تھے۔) اس طرح ایک چھوٹے سے قد کے بڑے آدمی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک جابر اور ظالم کا سر کاٹ ڈالا اور اسے لے کر اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابوجہل کا سر آپ کے سامنے رکھا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے ابوجہل کو قتل کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے بلند آواز سے لا الہ الا اللہ پڑھا۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی یہی کلمہ دہرایا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے اللہ کے دشمن! اُس اللہ کا شکر ہے جس نے تجھے ذلیل کیا''..... پھر فرمایا: ''یہ اس دور کا فرعون تھا۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کے خادم خاص تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہتے تھے اور آپ ﷺ کے جوتے اور مسواک سنبھالے رکھتے تھے۔ اسی لیے آپ کو صاحب السواک اور صاحب الوساد (مسواک اور تکیے والا) کہا جاتا ہے۔

مدینہ طیبہ میں وہ مسجد نبوی کی پشت پر رہتے تھے۔ وہ خود اور ان کی والدہ رسول اللہ ﷺ کے گھر اس قدر کثرت سے آتے جاتے دکھائی دیتے تھے کہ ناواقف لوگ ان کو آپ ﷺ کے گھر کے افراد سمجھتے تھے' چنانچہ سیدنا ابوموسیٰ کا بیان ہے کہ میں اور میرا بھائی یمن سے مدینہ آئے تو ہم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کو اہل بیت نبوی ہی میں سے سمجھتے تھے۔ کیونکہ وہ بکثرت اللہ کے رسول ﷺ کے گھر آتے جاتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ایک اہم موقع اس طرح آیا کہ وہ غالباً مسواک توڑنے کے لیے ایک درخت پر چڑھے۔ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔ ان کی پنڈلیاں پتلی پتلی تھیں۔ کسی ساتھی نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دیکھو عبداللہ کی پنڈلیاں کتنی پتلی پتلی ہیں۔ سیدنا عبداللہ کی خوش قسمتی تھی کہ اس موقع پر اللہ کے رسول ﷺ بھی موجود تھے۔ ساتھیوں کا یہ تبصرہ سنا تو اللہ کے رسول ﷺ نے بھی عبداللہ کو تمغۂ فضیلت عطا فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت کے دن میزان میں عبداللہ کی دونوں پنڈلیوں کا وزن اُحد پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہو گا۔

اوپر ذکر ہوا کہ وہ چھوٹے قد کے بڑے آدمی تھے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو اس طرح داد دی کہ انہیں علم کا مرقع قرار دیا۔ وہ تمام معرکوں میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اور آپ ﷺ کے بعد اسلامی حدود وسیع کرنے اور اللہ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ جس لشکر نے ایران کی سرحدوں پر حملہ کیا وہ اس لشکر میں بھی شامل تھے۔ جنگ یرموک کا معرکہ نمایاں اہمیت کا حامل ہے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ ظاہری وضع قطع میں اللہ کے رسول ﷺ کی تقلید کرتے تھے۔ ان کے بال سرخ اور لمبے تھے۔ وہ ان میں خضاب نہ لگاتے' سفید لباس زیب تن کرتے اور خوشبو کا کثرت سے استعمال کرتے تھے۔ وہ نمازوں کا بطور خاص اہتمام کرتے اور بروقت ادائے نماز پر خوب زور دیتے تھے۔ نمازوں کے برعکس نفلی روزوں پر کم زور دیتے تھے تاکہ ادائے نماز کے لیے اپنی طاقت کو محفوظ رکھ سکیں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب فتنۂ ارتداد شروع ہوا تو انہوں نے مدینہ طیبہ کی حفاظت کے لیے جن لوگوں کو منتخب کیا ان میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب فتنۂ ارتداد شروع ہوا تو انہوں نے مدینہ طیبہ کی حفاظت کے لیے جن لوگوں کو منتخب کیا ان میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیت المال کے انتظام اور اسلام کی تبلیغ کے لیے کوفہ بھیجا۔ وہاں وہ سخاوت' کرم اور بہت کثرت سے صدقات' خیرات کرنے والے کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔ بعد ازاں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ سے واپس بلا لیا۔ آپ عراق سے حج کرنے گئے' مدینہ کے قریب ایک جگہ ربذہ کے قریب سے گزرے' وہاں سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات اور تجہیز و تکفین کے موقع پر موجود رہے۔

مدینہ پہنچے تو بیمار ہو گئے۔ یہ دور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا تھا۔ ان کی عمر ساٹھ سال سے

باقی صفحہ 11 پر

مقامِ ابراہیم علیہ السلام

تحریر جناب مولانا عبداللہ مکی

لفظ مقام کا اطلاق جگہ پر بھی ہوتا ہے' یعنی وہ جگہ جہاں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کعبۃ اللہ کی تعمیر کے دوران مقیم رہے' اس کا اطلاق اس پتھر پر بھی ہوتا ہے جس پر ٹھہر کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کی دیواریں تعمیر کی تھیں۔ تاریخ میں مذکور ہے کہ جب سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسماعیل علیہما السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے کعبۃ اللہ کی تعمیر شروع کی تو سیدنا اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا کر دیتے جاتے اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام دیوار تعمیر کرتے' جب دیوار اونچی ہو گئی تو یہ پتھر لایا گیا جس پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دیواریں مکمل کیں' بتایا جاتا ہے کہ جوں جوں دیوار اونچی ہوتی گئی یہ پتھر بھی اونچا ہوتا گیا۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس پتھر میں اپنی خصوصی نشانیاں ثبت کر دیں' جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ﴾ (ال عمران: 97)

امام فخر الرازی اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ یہ ایک پتھر ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی متعدد نشانیوں کو لیے ہوئے ہے' نیز اس پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے نقش پا کا وجود اس بات کی علامت ہے کہ اس کعبۃ اللہ کے صحیح جانشین معمار کعبۃ اللہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پیروکار ہیں۔

امام ابن کثیر البدایہ والنہایۃ میں لکھتے ہیں کہ

''مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس کے پاس امام کا مصلیٰ ہوتا ہے' یہ وہ پتھر ہے جس پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر بیت اللہ کی تعمیر کی تھی' جب دیوار اونچی ہونے لگی تو سیدنا اسماعیل علیہ السلام یہ پتھر لے آئے تا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہو کر مزید دیوار کی تعمیر کر سکیں اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام نیچے کھڑے ہو کر دیوارر میں لگانے والے پتھر دینے لگے۔ جب انہوں نے ایک جانب کی دیوار مکمل کی تو دوسری جانب چلے گئے' اس طرح بیت اللہ کے چاروں جانب کی دیواریں اس پتھر پر کھڑے ہو کر مکمل فرمائیں۔''

مقام ابراہیم دعا کی قبولیت کا مقام ہے' مشہور تابعی امام حسن البصری ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''پندرہ ایسے مقامات ہیں جہاں کی جانے والی دعائیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس درجہ قبولیت پاتی ہیں' ان میں سے ایک مقام ابراہیم بھی ہے۔ چنانچہ کئی ایک علماء اور فقہاء نے طواف کعبہ کے بعد مقام ابراہیم کے پاس پڑھی جانے والی دو رکعت نماز کے بعد دعا کرنے کو مستحب فعل قرار دیا ہے۔ نبوت سے قبل دور نبوت میں اور بعد میں یہ پتھر کعبۃ اللہ میں کس مقام پر رکھا ہوا تھا اس میں متعدد اور متضاد روایات ملتی ہیں جن کو شیخ سائد بکداش نے اپنی کتاب ''حجر اسود ومقام ابراہیم'' میں نقل کیا ہے۔ ان تمام روایات میں سے اس روایت کو قابل ترجیح قرار دیا ہے جس کی رو سے مقام ابراہیم کی جگہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دور میں وہی تھی جو آج ہے۔ اسی طرح دور نبوت' ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے دور تک یہ پتھر اسی جگہ موجود تھا جہاں آج ہے۔ یہاں تک کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں آنے والا سیلاب اس پتھر کو مکہ مکرمہ کے زیریں حصہ میں بہا لے گیا جس کو بعد میں اسی پرانے مقام پر نصب کر دیا گیا۔

امام ابن کثیر البدایہ والنہایۃ میں لکھتے ہیں: ''مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس کے پاس امام کا مصلیٰ ہوتا ہے' یہ وہ پتھر ہے جس پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر بیت اللہ کی تعمیر کی تھی۔''

مقام ابراہیم کی صفات:

سائد بکدوش اپنی کتاب میں رقم طراز ہیں کہ ''مرور ایام کے باوجود حرم مکہ میں اللہ تعالیٰ کی باقی رہ جانے والی نشانیوں میں سے یہ ایک پتھر ہے جس پر سیدنا ابراہیم کے نقش پا ثبت ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک معجزہ بنا دیا کہ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام اس پتھر پر کھڑے ہوئے تو وہ عام پتھروں کی طرح سخت تھا مگر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے اس پر کھڑے ہونے کے بعد وہ موم کی طرح نرم پڑ گیا اور ان کے قدم مبارک کے نشان اس پر ثبت ہو گئے اور دوبارہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس پتھر کو اسی طرح سخت کر دیا جیسے پہلے تھا۔

چونکہ پچھلے دور میں یہ پتھر کھلی جگہ رکھا ہوا تھا' جس کے تقدس کی وجہ سے زائرین کعبہ اس پر اپنے ہاتھ پھیرا کرتے' چنانچہ اب اس پتھر سے قدموں کے واضح نشان مٹ چکے ہیں اور ان کی جگہ چند حلقے رہ گئے ہیں۔ ویسے بھی قدموں کی انگلیوں کے واضح نشان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور تک موجود رہے۔ چنانچہ موطا ابن رہت میں یونس بن شہاب سے اور وہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے مقام ابراہیم میں انگلیوں اور ایڑیوں کے نشان دیکھے ہیں جو لوگوں کے بار بار چھونے سے مدھم پڑ چکے ہیں۔

مکہ مکرمہ کے معروف مؤرخ شیخ محمد طاہر الکردی ۱۳۶۷ھ میں اس پتھر کا کھلے طور پر مشاہدہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ''میں نے اس پتھر پر انگلیوں کے کوئی نشان نہیں پائے' یہ نشان مرور ایام اور لوگوں کے بار بار چھونے کی وجہ سے تقریبا مٹ چکے ہیں۔ ہاں انتہائی دقت نظر سے دیکھا جائے تو ایڑھیوں کے نشان مل جاتے ہیں۔''

اس پتھر پر پائے جانے والے نشانات کا بھرپور جائزہ لینے کے بعد طاہر الکردی لکھتے ہیں کہ

''میرا قیاس یہ کہتا ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قد ہمارے دَور کے عام انسانوں کے قد کے برابر ہی تھا نہ وہ زیادہ طویل القامت تھے اور نہ ہی پست قد' چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے جد امجد ابراہیم علیہ السلام سے اپنے قد وقامت میں مشابہت دیکھتے تھے۔''

صحیح بخاری کی حدیث ہے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ معراج کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا' چنانچہ ان کی اولاد میں ان کی شباہت

رکھنے والا میں نے اپنے آپ ہی کو پایا۔

شیخ سائد بکداش نے تفسیر البحر المحیط' نیز سیوطی کی الدر المنثور سے یہ روایت سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم نے یہ قول نقل کیا ہے کہ تعمیر کعبہ کے موقع پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام جوں جوں کعبہ کی دیوار کو اونچا کر رہے تھے' اسی طرح یہ پتھر بھی اپنی قامت میں اونچا ہوا جا رہا تھا اور اس پتھر پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کے مطابق ساری دنیا کے لوگوں میں حج کا اعلان فرمایا تھا۔

مقام ابراہیم سے متعلق قرآن مجید میں مذکور آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ۝ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾

''پہلا گھر جو لوگوں کے لیے تعمیر کیا گیا مکہ میں جو مبارک اور رہنمائی کرنے والا ہے' دونوں جہانوں کے لیے جس میں واضح نشانیاں اور مقام ابراہیم ہے' جو شخص اس میں داخل ہو گیا وہ امن میں آ گیا۔'' (آل عمران)

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے گھر میں اس کی واضح نشانیاں خصوصاً مقام ابراہیم موجود ہے۔

۱۳۸۷ھ میں مقام ابراہیم کے اوپر انتہائی قیمتی کرسٹل کا مخروطی بکس نصب کر دیا گیا' مزید مضبوطی کے لیے اس کے اطراف سونا پلائی ہوئی جالیاں بھی نصب کر دی گئیں اور اس کی اونچائی تقریباً ۳ میٹر ہے۔

شیخ سائد بکداش یہاں لکھتے ہیں کہ مقام ابراہیم خود اپنی جگہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کئی ایک نشانیوں کو لیے ہوئے ہے' ایک بے جان پتھر میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان ایک نشانی ہے' اس کے ایک حصہ کا نرم پڑ جانا اور دوسرے حصہ کا اپنی سختی کو قائم رکھنا' ایک نشانی ہے' تعمیر کعبہ کے وقت اس کا اونچا ہو جانا ایک نشانی ہے۔ مرور ایام کے باوجود اس کا محفوظ رہنا ایک نشانی ہے' اس کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ دن اور رات کا کوئی لمحہ ایسا نہیں گذرتا کہ جس کے پیچھے کوئی سجدہ ریز یا حالت رکوع میں نہ کھڑا ہو۔

اس کا محفوظ رہنا بجائے خود ایک نشانی ہے' خصوصاً ۳۱۷ھ قرامطہ کے دور میں جبکہ انہوں نے حرم میں فساد اور انتشار پھیلا دیا تھا' ابوطاہر القرمطی کے اس فساد میں حجر اسود بھی محفوظ نہ رہ سکا۔ وہ اس کو اپنے ساتھ لے گیا' یہی شخص مقام ابراہیم کے اس پتھر کو بھی اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کر رہا تھا' مگر کعبۃ اللہ کے دربانوں نے اس کو مکہ کی وادیوں میں محفوظ مقام پر چھپا دیا تھا۔

شیخ کردی اپنی کتاب مقام ابراہیم میں لکھتے ہیں کہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دور جاہلیت میں کفار قریش نے کعبۃ اللہ کے پتھر کو خدا بنا لیا تھا' مگر حجر اسود اور یہ پتھر ان کی زیادتی سے محفوظ رہے' جبکہ ان کے نزدیک مقدس ترین پتھروں میں سے یہ دو پتھر تھے' اس میں گہرائی سے غور کرنے والا اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت تھی کہ ان دونوں پتھروں کو اس نے پوجے جانے سے محفوظ رکھا۔

اگر دور جاہلیت میں ان پتھروں کو پوجا جاتا پھر اسلام ان کے تقدس کو بحال رکھتا تو کفار اور منافقین مسلمانوں کو اس بات کا طعنہ دینے سے نہیں چوکتے کہ توحید کے علمبردار یہ مسلمان آج انہی پتھروں کو چوم رہے ہیں اور قابل تعظیم قرار دے رہے ہیں جو ہمارے نزدیک خدا سمجھے جاتے ہیں۔

دور نبوت کے بعد تمام مسلمان خلفاء اور امراء نے مقام ابراہیم کی تعظیم اور اس کے احترام میں کوئی کسر نہیں چھوڑی' چنانچہ بعض خلفاء نے رخام کا چبوترہ بنوا کی اس پر اس پتھر کو نصب کیا' خلیفہ منتصر باللہ نے ۲۴۱ھ میں اس چبوترے پر چاندی کی زمین بچھائی۔ ۹۰۰ھ میں مقام ابراہیم پر ایک چھوٹا سا گنبد تعمیر کروا دیا جو مختلف حکومتوں کے دور میں اونچا ہوتا گیا' یہاں تک کہ اس کی شکل ایک مربع کمرے کی ہو گئی۔ جس کی چھت پر ایک منقش گنبد نصب تھا جس کو باب شیبہ کا نام دیا جانے لگا' یہ کمرہ جو کعبۃ اللہ سے متصل تھا' طواف کرنے والوں اور نمازیوں کی تعداد میں اضافے کے بعد اچھی بھلی رکاوٹ ثابت ہونے لگا۔ چنانچہ رابطہ العالم الاسلامی نے اس موضوع پر بحث وتحقیق کے بعد شاہ فیصل شہید کی خدمت میں یہ تجویز رکھی کہ اس کمرے کو ختم کر کے مقام ابراہیم پر اس کے سائز میں شیشے کا ایک مخروطی بکس نصب کر دیا جائے' جس سے مطاف کی جگہ بھی کھلی ہو جائے گی۔ نیز بعض کمزور ایمان مسلمانوں کا اس کمرے سے متعلق یہ اعتقاد بھی ختم ہو جائے گا کہ اس میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قبر ہے۔ رابطہ کی اس سفارش کو شاہ فیصل نے قبول کر لیا' چنانچہ ۱۳۸۷ھ میں مقام ابراہیم کے اوپر انتہائی قیمتی کرسٹل کا مخروطی بکس نصب کر دیا گیا' مزید مضبوطی کے لیے اس کے اطراف سونا پلائی ہوئی جالیاں بھی نصب کر دی گئیں اور اس کی اونچائی تقریباً ۳ میٹر ہے۔

مدیر اعلیٰ کی کینیڈا سے واپسی!

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے آرگن ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور کے مدیر اعلیٰ جناب بشیر انصاری' کینیڈا کے چار ہفتے کے مطالعاتی دورہ سے واپس وطن پہنچ گئے اور اپنی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ان کے عزیز واقارب اور احباب نے ان کا خیر مقدم کیا۔ (ادارہ)

ضلع اٹک جماعت کے انتخابات کالعدم

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے الیکشن بورڈ نے ضلع اٹک کے انتخابات کو خلاف دستور قرار دیتے ہوئے کالعدم قرار دے دیا ہے' اس انتخاب کے خلاف عذر داری منظور کر لی گئی ہے۔ انتخابی بورڈ ضلع اٹک میں انتخاب کی نئی تاریخ کا اعلان بعد میں کرے گا۔

منجانب: چیئرمین انتخابی بورڈ پاکستان

ضروری وضاحت

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سرگودھا کے امیر یا ناظم کی طرف سے جاری کردہ تمام تزکیہ جات منسوخ قرار دیئے جاتے ہیں۔ آئندہ ماہ رمضان المبارک 2016ء تک صرف امیر ضلع مولانا سرفراز صاحب تزکیہ جاری کریں گے جس سفیر یا سائل کے پاس امیر صاحب کا تزکیہ نہ ہو اس کی امداد نہ کی جائے۔

منجانب: مولانا مظہر الاسلام نائب ناظم نشر واشاعت سرگودھا

قسط نمبر ۴ (آخری)

مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی اور ان کی تصانیف

تحریر: جناب مولانا محمد رمضان یوسف سلفی

گزر گئی گزران:

مولانا محمد اسحاق بھٹی نے اب تک سیکڑوں رجال وشخصیات پر لکھا ہے انھوں نے اپنی تحریروں میں اپنی سرگزشت بھی بیان کی ہے جو نہایت دلچسپ ہے۔ بعض حضرات کا اصرار تھا کہ آپ بیتی لکھیں۔ ''گزر گئی گزران'' اسی کی عملی تصویر ہے۔

کسی ادیب ومصنف کا اپنے بارے لکھنا پل صراط سے گزرنے کے مترادف ہے۔ بھٹی صاحب نے خوش اسلوبی سے اس منزل کو طے کیا ہے۔ اردو ادب میں آپ بیتی لکھنے کا آغاز انیسویں صدی میں ہوا تھا اور پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس صنف نے بڑی شہرت حاصل کی اور بڑی بڑی نام ور شخصیات نے آپ بیتیاں لکھیں۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک شان دار کڑی ہے۔ ''گزر گئی گزران'' میں آپ بیتی کے ساتھ جگ بیتی کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ کتاب ستائیس ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب کا مقدمہ معروف کتاب دوست پروفیسر عبدالجبار شاکر (وفات: ۱۳/اکتوبر ۲۰۰۹ء) نے لکھا ہے۔ وہ اس کتاب کے بارے لکھتے ہیں:

''ایک درویش کی یہ سرگزشت برصغیر کی گزشتہ ایک صدی کی جگ بیتی بھی ہے۔ اس میں زندگی اور زمانے کے سارے احوال وحوادث سمٹ آئے ہیں۔ بالخصوص برصغیر کی سیاسی تقسیم نے دنیا کی سب سے بڑی ہجرت کو جنم دیا جس کے جلو میں مصائب کا ایک سیل بے پناہ موجود تھا۔ مسلمانوں نے آگ اور خون کے اس دریا سے گزرتے ہوئے ایک عظیم مقصد کے لیے بے پناہ قربانیاں دیں مگر ''اے بسا آرزو کہ خاک شدہ'' بھٹی صاحب کے قلم نے اس المیے کی تمام تفصیلات کو مائیکروسکوپ کے منظر کی طرح پیش کر دیا ہے۔ ایسی واقعاتی تفصیلات اور جزئیات آپ کو کسی دوسری آپ بیتی میں کم دکھائی دیں گی۔ اس آپ بیتی کے جس پہلو نے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ یہ ہے کہ مصنف نے اپنی زندگی کے کسی واقعے کے کسی پہلو کو چھپانے کی کوشش نہیں کی اور ہر بات سچائی سے لکھ دی ہے۔ یہی وہ جوہر ہے جو کسی آپ بیتی کو عظمت کا تاج اور بقائے دوام کا خلعت پہنا دیتا ہے۔ اس آپ بیتی میں برصغیر کی تاریخی، سیاسی، مذہبی، علمی، ثقافتی اور معاشرتی زندگی کے ایسے نقشے ملیں گے جو سب یک جا صورت میں کسی اور جگہ میسر نہیں آتے۔ اس میں برصغیر کے مختلف شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے والی شخصیات اور اکابر کا بڑا عمدہ تذکرہ ملتا ہے۔ کسی تصنیف بالخصوص آپ بیتی میں وقائع اور اسلوب کی ایسی صفات کا جمع ہونا مصنف کے تزکیہ نفس اور مکارم اخلاق سے متصف ہونے کی دلیل ہے۔ قارئین اس دل چسپ اور خرد افروز داستان حیات کا مطالعہ کریں گے تو انھیں اس میں شعلہ وشبنم کا امتزاج ملے گا۔ بھٹی صاحب نے ''گزر گئی گزران'' میں تجربات کا تنوع، مشاہدات کی گہرائی، واقعات کا استحضار، مطالعے کی وسعت، حافظے کی نعمت، اظہار کی قدرت، اسلوب کی ندرت اور دین کی حمیت جیسی اقدار اور خصائص کو پیش کر کے ادبیات اردو کے دامن میں ایک مستقل معیار کی حامل آپ بیتی کا اضافہ کیا ہے۔''

اس کتاب کے صفحات ۴۶۶ ہیں اور اس کی اشاعت اول کتاب سرائے اردو بازار لاہور کی طرف سے ۲۰۱۱ء میں ہوئی۔

برصغیر میں اہل حدیث کی اولیات:

برصغیر پاک وہند میں جماعت اہل حدیث کے افراد نے دینی وسیاسی میدانوں میں جو کارہائے نمایاں انجام دیے ان میں کچھ کام ایسے ہیں جن کو اولیات کا درجہ حاصل ہے۔ پیش نگاہ کتاب ایسی ہی جماعتی خدمات کا خوب صورت مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں بھٹی صاحب نے برصغیر میں جماعت اہل حدیث کی اولیات کو موضوع سخن بناتے ہوئے قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر، کتب حدیث کے تراجم وشروح، مناظرانہ سرگرمیاں، قادیانیت کے خلاف جدوجہد، آزادی برصغیر کے لیے تگ وتاز، عربی ادبیات، اردو سے عربی تراجم کی چند مثالیں، قرآن وحدیث کے ہندی تراجم اور چھوٹی چھوٹی چند فقیرانہ اولیات جیسے عنوانات پر لکھا ہے۔

۱۸۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مولانا عارف جاوید محمدی اور ان کے رفقائے کویت کی خواہش پر ستمبر ۲۰۱۲ء میں دار ابی الطیب (حمید کالونی، گوجرانوالا) پاکستان کی طرف سے شائع ہوئی۔

گلستان حدیث:

گلستان حدیث محترم بھٹی صاحب کے سلسلہ تاریخ اہل حدیث کی چوتھی کتاب ہے۔ اس کتاب میں ۸۴ خادمین حدیث کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ۵۸ مرحومین اور چھبیس موجودین۔ کتاب کے شروع میں مولانا محمد اسماعیل شہید دہلوی، حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی، مولانا معین الدین انصاری سہسوانی اور مولانا غلام علی قصوری کے حالات اور خدمات حدیث کا تذکرہ ہے۔ اس کے بعد حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی کے بیس جلیل القدر تلامذہ کے کوائف حیات ہیں۔ پھر ان چونتیس علمائے کرام کا تذکرہ ہے جنھوں نے حضرت میاں صاحب کے شاگردوں یا ان کے شاگردوں یا ان کے بعد کے علماء سے استفادہ کیا۔ آخر میں چھبیس موجودین خدام حدیث کے سوانح ضبط تحریر میں لائے گئے ہیں۔ ان میں ایک خاتون غزالہ حامد بنت پروفیسر عبدالقیوم کا بھی تذکرہ ہے۔

چونکہ یہ علمائے اہل حدیث کا تذکرہ ہے اور ایک مرتب سلسلے کی کڑی ہے۔ اس لیے اس میں خاکہ نویسی سے زیادہ تذکرہ نگاری اور تاریخ نویسی کا رنگ غالب ہے۔ جناب بھٹی صاحب کی یہ علمی کاوش بلاشبہ تاریخ کے طالب علموں کے لیے ایک توشۂ خاص ہے۔

استقبالیہ وصدارتی خطبات:

دین اسلام کی نشر واشاعت اور جماعتی زندگی کا ایک

بہت بڑا اور موثر ذریعہ دینی اجتماعات اور کانفرنسوں کا انعقاد ہے۔ وہی جماعتیں زندہ و جاوید رہتی ہیں جو دینی و اسلامی اجتماعات منعقد کر کے اپنی جماعتی زندگی کے تسلسل کو برقرار رکھتی ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان وطن عزیز کی ان قابل قدر دینی تنظیموں سے ایک ہے جو اپنے قیام (جولائی ۱۹۴۸ء) سے اب تک دین اسلام کی اشاعت، مسلک اہل حدیث کے فروغ اور قرآن و حدیث کی خالص تعلیم کو اجاگر کرنے میں پیش پیش ہے۔ اس سلسلے میں مرکزی جمعیت اہل حدیث نے بڑے بڑے دینی اجتماعات اور کانفرنسوں کا انعقاد کیا ہے جن میں علمائے کرام نے اپنے مواعظ عالیہ سے سامعین کو مستفید فرمایا۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی نے استقبالیہ و صدارتی خطبات کی اہمیت کے پیش نظر کتاب ''استقبالیہ وصدارتی خطبات'' کو مرتب کیا ہے۔ یہ کتاب تئیس (۲۳) اہل حدیث کانفرنسوں کے صدارتی اور استقبالیہ خطبات کا مجموعہ ہے۔ خطباء میں بڑے بڑے نامی گرامی علماء شامل ہیں۔ کتاب کے مطالعے سے جماعت اہل حدیث کی دینی ،سیاسی اور فکری مساعی کی تگ وتاز کا پتا چلتا ہے۔

کتاب کا ''کلمہ ناشر'' مولانا حافظ احمد شاکر نے لکھا ہے اور اسے شائع کرنے کا اعزاز مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کے قائم کردہ ادارے المکتبۃ السلفیہ (شیش محل روڈ، لاہور) کو حاصل ہوا ہے۔ کتاب کے صفحات ۳۶۸ اور سن اشاعت فروری ۲۰۱۲ء ہے۔

تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی:

مولانا غلام رسول قلعوی کا شمار اپنے دور کے ممتاز اہل اللہ میں ہوتا تھا۔ وہ عالم دین بھی تھے، مبلغ اسلام بھی ،توحید وسنت کے داعی بھی، تصوف وسلوک کے رمز شناس بھی، مستجاب الدعوات بزرگ بھی، عابد وزاہد بھی۔

انھوں نے گوجرانوالا اور اس کے گردونواح میں اپنے وعظ کی اثر آفرینی اور توحید وسنت کے مواعظ سے بے شمار لوگوں کے عقائد کی اصلاح کرتے ہوئے انھیں دین اسلام کی تعلیم سے آشنا کیا۔

پیش نگاہ کتاب ان کی سوانح اور حالات وواقعات کا خوب صورت مجموعہ ہے۔ اسے محترم مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نے نہایت محبت وعقیدت اور جاں فشانی سے مرتب کیا ہے۔ کتاب اڑتیس ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں مولانا مرحوم کی ولادت، خاندانی حالات، تحصیل علم، اساتذہ کرام، تحصیل علم کے لیے دہلی روانگی، حضرت میاں صاحب نذیر حسین دہلوی کی خدمت میں، تحصیل علم کے بعد وعظ وتذکیر کی مجالس، مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں حاضری اور وفات وغیرہ پر بڑی تفصیل سے معلومات کو احاطہ تحریر میں لا کر مولانا مرحوم کی زندگی کے گوشوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ کتاب میں مولانا قلعوی کی قبولیت دعا کے واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں۔

مولانا قلعوی مرحوم فارسی اور پنجابی کے قادر الکلام شاعر بھی تھے اس کتاب میں ان کے پنجابی اور فارسی کلام کو بھی نمونے کے طور پر درج کیا گیا ہے، مشہور نظم

دلا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے

انھی کا نتیجہ فکر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کلام کو پڑھ کر قبر وحشر کا نقشہ سامنے آ جاتا ہے۔

کتاب کے صفحات ۵۲۸ ہیں اور اشاعت اول فروری ۲۰۱۲ء اور ناشر: مولانا غلام رسول ویلفیئر سوسائٹی قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالا۔

برصغیر میں اہل حدیث کی سرگزشت:

تحریک عمل بالحدیث کی داعی جماعت اہل حدیث کی اس خطے میں تعلیمی، تدریسی تنظیمی اور تبلیغی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی پرانے دور کے آدمی ہیں وہ اپنی قدامت پسندی کے باعث ماضی کو ہمیشہ پیش نگاہ رکھتے ہیں۔ اس کتاب میں بھٹی صاحب نے اچھوتے اسلوب میں برصغیر میں جماعت اہل حدیث کی تنظیمی ،تبلیغی اور تدریسی خدمات کو ضبط کتابت میں لانے کی سعی کی ہے۔

یہ کتاب تئیس (۳۲) ابواب پر مشتمل ہے اس کے مندرجات کچھ اس طرح ہیں:

متحدہ ہند میں اہل حدیث کی تنظیم اور اس کے جلسے، تقسیم ملک سے قبل دہلی کے دینی مدارس، مشرقی پنجاب کے دینی مدارس، مشرقی پنجاب کے شہید علمائے کرام، کتب خانوں کا ضیاع، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا قیام، جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا قیام، آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے سالانہ جلسوں کے صدور، پاکستان کی مرکزی جمعیت اہل حدیث کی کانفرنسیں اور ان کے صدور، پاکستان کے چند تدریسی ادارے اور ہندوستان کے چند مدارس۔

اس کتاب میں بھٹی صاحب نے اپنی نگارشات کو فقط مرکزی جمعیت اہل حدیث تک محدود رکھا ہے۔ اس ضمن میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس (جو ۱۹۵۷ء میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نام سے موسوم کر دی گئی تھی) کے قیام (۱۹۰۶ء) سے لے کر پاکستان کی مرکزی جمعیت اہل حدیث کے قیام (۱۹۴۸ء) تک کے تمام پہلوؤں کو موقع کی مناسبت سے کہیں اختصار اور کہیں تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔ پھر ۱۹۴۸ء سے لے کر حال تک کی پوری جماعتی تاریخ کو جو پاکستان سے تعلق رکھتی ہے، بیان کر دی گئی ہے۔ پاکستان میں اہل حدیث مدارس کا بھی اچھا خاصہ تعارف کروا دیا گیا ہے اور سب سے تفصیلی مضمون جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی تاریخ پر لکھا گیا ہے۔

۳۴۴ صفحات کی اس کتاب میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی پوری تاریخ سمیٹ دی گئی ہے۔ اس کتاب کی اشاعت اول فروری ۲۰۱۲ء میں المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور کی طرف سے ہوئی۔

روپڑی علمائے حدیث:

برصغیر پاک و ہند کے مذہبی اور اسلامی حلقوں میں روپڑی خاندان کے علمائے اہل حدیث کو قدر ومنزلت کا مقام حاصل ہے۔ اس خاندان کے علمائے کرام نے تقسیم ملک سے پہلے اور بعد میں دین اسلام کی اشاعت، اسلام کے دفاع اور قرآن وسنت کی ترویج میں بڑا کام کیا ہے۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نے اس کتاب میں مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی، حافظ محمد اسماعیل روپڑی، سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا محمد حسین روپڑی، مولانا عبدالرحمان روپڑی، مولانا محمود احمد روپڑی، حافظ عبدالوحید روپڑی، حافظ عبدالواحد روپڑی، مولانا حافظ عبدالغفار روپڑی اور مولانا حافظ عبدالوہاب روپڑی اور دیگر روپڑی علماء کا تذکرہ کیا ہے۔ کتاب کا سب سے طویل مضمون حضرت حافظ عبداللہ روپڑی کے حالات و واقعات پر ہے۔ اس میں حافظ صاحب کے ذاتی حالات، علمی قابلیت، تدریسی وتصنیفی خدمات کو احاطہ تسوید میں لایا گیا ہے۔ اور حضرت العلام کی بعض تحریروں اور فتاویٰ کو نقل کر کے ان کے تبحر علمی اور مجتہدانہ صلاحیتوں کو اجاگر کر کے

ثابت کیا ہے کہ وہ اپنے دور کے بہت بڑے محدث، فقیہ اور مفتی تھے۔ اسی طرح حافظ محمد اسماعیل روپڑی اور حافظ عبدالقادر روپڑی کے تذکار میں ان کی دینی جماعتی اور مسلکی خدمات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

روپڑی علمائے حدیث پر یہ کتاب انتیس ابواب پر مشتمل ہے اور اس میں گیارہ علماء کے حالات اور دینی خدمات کا تذکرہ ہے اس ضمن میں جماعتی تاریخ کے بیسیوں واقعات اور بہت سی نام ور شخصیات کا بھی ذکر خیر آ گیا ہے۔

روپڑی علمائے حدیث پر یہ کتاب ایک انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کے صفحات ۳۴۹ ہیں اور یہ پہلی بار مارچ ۲۰۱۳ء میں محدث روپڑی اکیڈمی جامع القدس اہل حدیث چوک دالگراں لاہور کی طرف شائع ہوئی۔

مولانا احمد دین گکھڑویؒ:

مولانا احمد دین گکھڑوی اپنے دور کے عظیم المرتبت عالم دین، کامیاب مناظر، بہترین خطیب اور مسلکی غیرت رکھنے والے غیور عالم دین تھے۔ ان کی ساری زندگی اسلام کی نشر و ترویج، ناموس رسالت کے دفاع اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں گزری۔ انھوں نے اسلام کے دفاع کے لیے برصغیر پاک و ہند میں عیسائیوں، ہندوؤں، آریہ سماجیوں، قادیانیوں اور دیگر باطل نظریات کے حامل فرقوں سے کامیاب مجادلے، مباحثے اور مناظرے کیے۔ ایک زمانہ گزرنے کے باوجود ان کی حاضر جوابی، بذلہ سنجی اور علمی رسوخ کے قصے زبان زد عام ہیں۔ مناظروں اور مباحثوں کے علاوہ انھوں نے اپنے وعظ کی اثر آفرینی سے بھی ہزاروں لوگوں کے عقائد باطلہ کی اصلاح کی اور انھیں توحید و سنت کی راہ دکھائی۔

اس نابغہ عصر عالم دین کی زندگی دلچسپ حادثات و واقعات کا مجموعہ تھی۔ ان کے حالات و واقعات، تصنیفی خدمات، مناظروں کی دلچسپ روداد، ان کے خاندانی پس منظر اور جماعتی خدمات کو مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ نے اس کتاب میں سمو دیا ہے۔ پچیس ابواب پر مشتمل اس کتاب میں مولانا احمد دین مرحوم کے متعلق نامور اہل قلم کے تاثراتی مضامین بھی شامل ہیں۔

کتاب فقط مولانا گکھڑوی مرحوم کے تذکرے پر محیط نہیں کتاب کے شروع میں متحدہ پنجاب کے بعض اضلاع کے چند علمائے کرام کا تذکرہ ہے۔ دوسرے باب میں گوجرانوالا کے بیس جید علمائے کرام کے بارے لکھا گیا ہے ان علمائے کرام کا تعلق مختلف مکاتب فکر سے ہے۔ پھر ایک باب میں مولانا گکھڑوی کے رفقائے کرام کا بڑی تفصیل سے ذکر ہے۔ تصانیف کے حوالے سے ان کی تمام مطبوعہ کتب کا تعارف دیا گیا ہے۔ دیکھنے میں تو یہ کتاب مولانا احمد دین سے متعلق ہے لیکن اس میں بیسیوں افراد کا تذکرہ اور تاریخ اہل حدیث کے کئی گوشے اجاگر کیے گئے ہیں۔

اس کتاب کی اشاعت اول ۲۰۱۱ء میں ہوئی اور اس کے صفحات کی تعداد ۲۴۷ تھی۔ اور اس کا نقش ثانی بہت سے مفید اضافوں کے ساتھ مارچ ۲۰۱۵ء میں دارابی الطیب گل روڈ حمید کالونی گلی نمبر ۵ گوجرانوالا سے اشاعت پذیر ہوا اس کے صفحات ۳۵۸ ہیں۔ اس کتاب کے محرک مولانا عارف جاوید محمدی صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے جماعت اہل حدیث کے ایک مخلص اور محب عالم دین کے بارے بھٹی صاحب سے یہ کتاب مرتب کروائی۔

چمنستان حدیث:

چند سال پہلے مولانا عارف جاوید محمدی حفظہ اللہ نے اپنے رفقاء کی مشاورت سے تاریخ اہل حدیث کی ترتیب اور اشاعت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے مولانا محمد اسحاق بھٹی سے ''سلسلہ تاریخ اہل حدیث'' کو مرتب کروانے کا سلسلہ شروع کروایا تھا۔ ماشاء اللہ تھوڑے عرصہ میں اس سلسلے کی چار کتابیں (برصغیر میں اہل حدیث کی آمد، برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن، دبستان حدیث اور گلستان حدیث) زیور طبع سے آراستہ ہو کر قارئین سے داد و تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ پیش نگاہ اس سلسلے کی پانچویں کڑی ہے۔

چمنستان حدیث سو (۱۰۰) علمائے اہل حدیث کے حالات و واقعات پر مشتمل ایک خوب صورت چمنستان ہے۔ کتاب کے شروع میں حضرت میاں صاحب کے پندرہ نام ور تلامذہ کا تذکرہ ہے۔ ان کے علاوہ دیگر تینتیس (۳۳) خدام حدیث اور پچاس سے اوپر موجودین کا ذکر خیر ہے۔ مرحومین اور موجودین کا تعلق پاکستان ہندوستان اور نیپال سے ہے۔ کتاب معلومات سے بھرپور ہے۔ ہر شخصیت کا تذکرہ اس کے مقام و مرتبہ کے مطابق کیا گیا ہے۔ معلومات کے ساتھ ساتھ بھٹی صاحب کے اسلوب نگارش کی ندرت اور لطائف و واقعات نے کتاب کے حسن کو چار چاند لگا دیے ہیں۔

صفحات کی تعداد ۸۰۵ ہے اور اشاعت اول مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور کی طرف سے مئی ۲۰۱۵ء میں کی گئی ہے۔

تذکرہ مولانا محی الدین لکھوی a:

مولانا محی الدین لکھوی اپنے اوصاف و کمالات کے اعتبار سے لکھوی خاندان کے گل سرسبد تھے۔ انھوں نے اپنے عمل و کردار سے اپنی خاندانی روایات کی خوب پاسبانی کی اور نیک نام ہوئے۔ ان کی دعوتی و تبلیغی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع ہے جسے مولانا محمد اسحاق بھٹی نے ضبط کتابت میں لانے کی سعی کی ہے۔ اگرچہ یہ تذکرہ مولانا محی الدین لکھوی کے حالات و واقعات پر محیط ہے لیکن اس میں لکھوی خاندان کی تین سو سالہ دعوتی، تبلیغی، تصنیفی، قرآنی اور خدمات حدیث سمٹ آئی ہیں۔

لکھوی خاندان میں بڑے بڑے نامی علماء پیدا ہوئے ہیں۔ ان میں حافظ بارک اللہ لکھوی، حافظ محمد لکھوی، مولانا محی الدین عبدالرحمان لکھوی، مولانا عبدالقادر لکھوی، مولانا محمد علی لکھوی المدنی مولانا معین الدین لکھوی وغیرہ کے نام نمایاں ہیں۔ دورے حاضر میں ڈاکٹر عظیم الدین لکھوی، ڈاکٹر حماد لکھوی اور حمود لکھوی صاحب اس خاندان کی نمایاں شخصیات ہیں۔ ان کے علاوہ کتنے ہی لکھوی علمائے کرام ہیں جو درس و تدریس اور وعظ و تبلیغ میں مصروف ہیں۔ معروف قاری قرآن قاری نوید الحسن (مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد) کا تعلق بھی لکھوی خاندان سے ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں اس وقت جو اہل حدیث علمائے کرام دعوت دین میں مصروف ہیں وہ بالواسطہ یا بلا واسطہ لکھوی خاندان سے فیض یافتہ ہیں۔ تقسیم ملک سے پہلے لکھو کے ضلع فیروز پور میں مدرسہ محمدیہ اہل علم کی توجہ کا مرکز تھا اور لکھوی علماء سے پڑھنا فخر و اعزاز سمجھا جاتا تھا۔ بلا شبہ لکھوی خاندان پر بھٹی صاحب کی یہ کاوش بہت سے تاریخی حقائق و واقعات پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کے صفحات ۴۵۷ اور سن اشاعت ۲۰۱۵ء ہے اور ناشر ہے مکتبہ اسلامیہ (غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب کی کابینہ وعاملہ کا پہلا مشترکہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی کابینہ و عاملہ کا پہلا مشترکہ اجلاس مورخہ 23 اگست 2015ء بروز اتوار مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور میں امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد ناظم پنجاب مولانا میاں محمود عباس نے معزز اراکین کابینہ و عاملہ کو اجلاس میں تشریف آوری پر خوش آمدید کہا اور بتایا کہ آج کے اجلاس کے مہمان خصوصی حضرت الامیر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ہوں گے۔ ناظم پنجاب نے ایجنڈے کی پہلی شق کے تحت سابقہ اجلاس کابینہ کی کاروائی پڑھ کر سنانے کیلئے راقم الحروف کو حکم دیا۔ سابقہ کاروائی کی ہاؤس نے مکمل تائید کی تو صدر اجلاس نے اس کی توثیق فرمادی۔

امیر پنجاب حضرت پروفیسر حافظ عبدالستار حامد حفظہ اللہ

اس موقع پر امیر پنجاب حضرت پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے تمام معزز اراکین کابینہ و عاملہ کا پرتپاک شکریہ ادا کیا، اور کہا کہ آج الحمدللہ ہم اپنی مکمل کابینہ و عاملہ کے ساتھ اجلاس میں بیٹھے ہیں، اس کابینہ کی تشکیل میں امیر محترم اور ناظم اعلیٰ کی مکمل مشاورت، راہنمائی اور ہدایات شامل ہیں۔ اس کابینہ میں بھی اکثر اراکین سابقہ کابینہ کے ہی ممبران ہیں تو اس کی وجہ گذشتہ کابینہ کے ارکان کا ہمارے ساتھ بے لوث تعاون اور پرخلوص مشاورت ہے۔ اس کابینہ میں تمام اضلاع کی نمائندگی موجود ہے، کابینہ کی تشکیل میں ہم نے ذاتی تعلقات کی بجائے جماعتی مفاد کو مقدم رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ گذشتہ کابینہ کے بعض ایسے اراکین جو جماعتی اجلاسوں میں عدم دلچسپی اور مرکز کی پالیسیوں کے دفاع کی بجائے مرکز کے خلاف پراپیگنڈے کا حصہ بننے کی وجہ سے ہم نے انہیں کابینہ کا حصہ ہی نہیں بنایا۔

ناظم پنجاب میاں محمود عباس حفظہ اللہ

ناظم پنجاب میاں محمود عباس نے بھی اجلاس سے اپنے خطاب میں سابقہ اور موجودہ اراکین کابینہ و عاملہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے واضح کیا کہ ہم نے گذشتہ چار سال میں بھی جماعت کی سفارت کاری کی ہے اور آئندہ بھی اسی مشن پر کاربند رہیں گے۔ انہوں نے ہاؤس کو بتایا کہ گذشتہ چار سالوں میں پنجاب کا کوئی ضلع ایسا نہیں جس میں ہم پہنچے نہ ہوں، کسی ضلع میں تبلیغی و تنظیمی اجلاس کئے اور کسی میں ڈویژنل کانفرنس کی۔ الحمدللہ ہم اس بات کا عزم کرتے ہیں کہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

ناظم اعلیٰ جماعت ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے پنجاب کابینہ کے اجلاس سے اپنے خطاب میں کہا کہ ''آج کے اجلاس میں بھرپور حاضری اس بات کی غماز ہے کہ پنجاب کابینہ کے تمام اراکین اگلے تنظیمی دورانئے میں ولولہ تازہ کے ساتھ جماعت کے مشن کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ ناظم اعلیٰ نے گزشتہ چار سالہ کارکردگی پر امیر و ناظم پنجاب اور ان کے رفقاء کو خصوصاً سرپرست پنجاب مولانا محمد نعیم بٹ کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ان رفقاء کی محنتوں کا ثمر ہے کہ جو کام ہم اپنی مصروفیات کی بناء پر نہیں کر پاتے وہ انہوں نے کر دکھایا۔ جناب ناظم اعلیٰ نے مزید کہا ''اللہ کے فضل سے جماعت امیر محترم حضرت پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں دن دگنی رات چگنی ترقی کر رہی ہے۔ پنجاب کے علاوہ دیگر صوبوں میں بھی جماعت کی تنظیم مضبوط ہو رہی ہے۔ مرکزی [illegible] سے مضبوط مرکز کی تحریک کی تحسین کرتے ہوئے کہا کہ ''پہلے ہمارے لئے ایمرجنسی کال پر ہزار دو ہزار افراد اکٹھا کرنا بھی مشکل تھا مگر اب الحمدللہ مسلسل جماعتی رابطوں کا نتیجہ ہے کہ ایک مختصر سی کال پر پچاس ساٹھ ہزار کارکنان کو سڑکوں پر لانا بھی آسان ہو چکا ہے۔ قرآن وسنت کی دعوت' پیغام ٹی وی کے ذریعے ہر ایک کے بیڈ روم تک جا پہنچی ہے۔ دنیا بھر میں پیغام ٹی وی کے کروڑوں ناظرین مسلک کی دعوت سن رہے ہیں اور اپنی زندگیوں کو قرآن وسنت کے مطابق بنا رہے ہیں۔

امیر محترم حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

حضرت الامیر پروفیسر ساجد میر نے پنجاب کابینہ کے اجلاس میں اپنے جذبات مسرت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا کہ ''پہلے میں کہتا تھا کہ اہل حدیث یوتھ فورس مرکزی جمعیت اہل حدیث اور قرآن وسنت کی دعوت کی تحریک کا ہراول دستہ ہے مگر اب میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی صورت میں ایک اور ہراول دستہ مل گیا ہے۔'' امیر محترم نے فرمایا کہ ''اہل حدیث یوتھ فورس، اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن، جمعیت اساتذہ السلفیہ اور تمام صوبائی تنظیمیں بہترین کام کر رہی ہیں، مگر پنجاب کی تنظیم اللہ کے فضل سے سب سے آگے ہے۔ امیر محترم نے پنجاب کابینہ کے ارکان کو جماعتی پالیسی سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ''ہماری سیاست کے دو ہی محور و مرکز ہیں ایک ہمارا دین اسلام اور دوسرا ہمارا ملک پاکستان، جس پارٹی کی پالیسیاں ان دونوں کی قریب ہوں گی ہم اسی کا سیاسی میدان میں ساتھ دیتے ہیں۔ ہماری مجلس شوریٰ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق ہم مسلم لیگ ن کو ان دونوں کے معاملے میں اقرب سمجھتے ہیں اس لئے عرصہ دراز سے انہیں کا ساتھ دیتے ہیں۔ مگر اتحادی ہونے کے باوجود ہم مسلم لیگ ن کی پالیسیوں کے کبھی پابند نہیں رہے۔ امیر محترم نے مزید فرمایا کہ ''جماعت کو اتحاد و یک جہتی کے ساتھ سرگرمی کی ضرورت ہے، جو مقامی جماعتیں کام میں پیچھے ہیں، وہ آگے بڑھیں، جماعت سے ہر قسم کے تعاون میں اضافہ کریں۔''

اجلاس میں ایجنڈے پر طویل مشاورت کے بعد مندرجہ ذیل فیصلے کیے گئے:

۱..... ڈویژنل کانفرنسز کا سلسلہ بحال کر کے گزشتہ دورانیہ میں جو چار ڈویژنز رہ گئے تھے ان میں ڈویژنل کانفرنسز کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اس سلسلے میں پہلی کانفرنس فیصل آباد میں ہونا قرار پائی، اس کے لئے ایک وفد فیصل آباد سمیت ڈویژن کے تمام اضلاع کا دورہ کرے گا اور باہمی مشاورت سے تاریخ، جگہ اور عنوان کا تعین کرے گا۔ جبکہ دوسری کانفرنس ڈویژن ڈیرہ غازی خان میں اسی کے بعد منعقد ہوگی۔

۲..... دینی مدارس کے طلبہ کے [illegible] کو [illegible] بہترین کاوش قرار دیا گیا، اور کہا گیا کہ عدم رابطہ کی بناء پر بہت سے طلبہ تنظیمی طور پر بکھر جاتے ہیں، انہیں جماعتی دھارے میں رکھنے کے لئے طلبہ کنونشن بہت ضروری ہیں، اس سلسلے میں خانیوال میں جامعہ سعیدیہ سلفیہ میں طلبہ کنونشن کا فیصلہ کیا گیا۔ ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر کو کمیٹی کا کنوینر بنایا گیا جبکہ امیر ضلع و ناظم ضلع کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔

۳..... تنظیمی دورہ جات کے حوالے سے اراکین کابینہ نے اس سلسلے کو جاری رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ سب سے پہلے فیصل آباد اور ڈویژن کے متعلقہ اضلاع، پھر راولپنڈی، ننکانہ، شیخوپورہ اور دیگر اضلاع کے دوروں کا فیصلہ کیا گیا۔

۴..... ایجنڈے کی ایک شق کے مطابق جماعت کے شعبہ جات کو مزید فعال کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا، اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ قائدین کے تنظیمی دورہ جات کے دوران شعبہ جات کے سربراہوں کی تربیتی نشستیں بھی الگ سے منعقد کی جائیں۔

۵..... ناظم مالیات مولانا الشیخ مبشر احمد مدنی نے جماعت کی مالیاتی رپورٹ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تک 11 لاکھ 48 ہزار 380 روپے وصول ہوئے ہیں، جبکہ 5 لاکھ 42 ہزار 59 روپے کے اخراجات ہو چکے ہیں۔ باقی 6 لاکھ 6 ہزار 321 روپے بیت المال میں موجود ہیں۔ امیر و ناظم جماعتی اخراجات میں بے انتہا احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود اخراجات بہت زیادہ ہیں، انہوں نے بتایا کہ پنجاب جمعیت کے منظور کردہ منصوبہ جات کی تکمیل کے

لئے کم از کم ایک کروڑ روپے درکار ہیں۔

اجلاس میں مولانا محمد نعیم بٹ، مولانا عرفان اللہ ثنائی، مولانا پروفیسر سعید کلیروی، مولانا ڈاکٹر محمد حمود لکھوی، مولانا عمر فاروق لکھوی، مولانا عبداللہ یوسف، ۔ صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف، حاجی طارق محمود چوہدری، مولانا قاری سیف اللہ عابد، مولانا ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر، مولانا سید عبد الغفار عتیق، مولانا محمد عارف اثری، مولانا مفتی کفائت اللہ شاکر، مولانا اسماعیل ساجد، مولانا محمد سلیمان اثری، حافظ محمد عمران تبسم، مولانا منظور الٰہی، مولانا حکیم عبد الرحمان آزاد، الشیخ حامد اللہ چنگوانی، حافظ عطاء الرحمان عامر، مولانا امیر حمزہ حماد طور، حافظ محمد آصف ندیم، شیخ محمد طاہر، حافظ آصف مجید، جناب رانا محمد ابراہیم نفیس، حافظ عبد الغفار سلفی، مولانا عبد الغفور طاہر، مولانا عبد الغفار نقیب، میاں عبد الغفار، مولانا محمد اکرم شاکر، چوہدری بشیر احمد بشر، قاری محمد عزیر، مولانا یوسف پسروری، مولانا بہادر علی سیف، قاری خالد مجاہد، قاری یٰسین بلوچ، پروفیسر عبد الرحمن شارق، قاری عبد الحفیظ، علامہ ابراہیم طارق، مولانا ثناء اللہ شاہد قصوری، مرزا افتخار بیگ، مولانا محمد طارق جاوید، مولانا زبیر مجاہد، مولانا عبد الواحد سلفی، مولانا غلام اللہ محمدی، شیخ محمد اسحاق، حافظ ممتاز حسین، قاری عبد المتین اصغر، مولانا ابراہیم سلفی، مولانا مشتاق فاروقی، شوکت ضیاء چوہدری، حافظ محمد اسلم شاہدروی، محمد اسحاق خادم قصوری، مولانا عبد الغفور چنیوٹی سمیت دیگر اراکین کابینہ وعاملہ نے شرکت کی۔

رپورٹ محمد ابرار ظہیر (ناظم نشر واشاعت پنجاب)

نئے سعودی سفیر کو مبارکباد

اسلام آباد..... امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد جناب حافظ مقصود احمد نے اراکین جمعیت اہلحدیث اسلام آباد سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نئے سعودی سفیر کی تعیناتی پر ہم ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ان کی تعیناتی سے سعودی عرب اور پاکستان کے تعلقات مزید مستحکم ہوں گے۔ انہوں نے ارکین جمعیت اہلحدیث اسلام آباد اور پاکستانی حجاج کرام سے کہا کہ وہ حج کے متعلق بنائے گئے نئے سعودی قوانین کا احترام کرتے ہیں اور اسی پر کاربند رہنے کی تلقین کی۔ انہوں نے مزید خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حرمین شریفین کا تقدس ہم سب کی ذمہ داری ہے اور ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ سعودی عرب کی طرف سے بنائے گئے قوانین کو احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

منجانب: ایم این اے سلفی، پریس سیکرٹری اسلام آباد

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا جماعتی انتخاب

گذشتہ جماعتی انتخابات کے موقع پر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے انتخاب کے لیے دستور کے مطابق 15 دن کا نوٹس دینا چاہیے تھا جو نہیں دیا گیا۔ اس بنا پر مرکزی جمعیت اہل حدیث کے انتخابی بورڈ نے برق التوحیدی صاحب کی درخواست پر حکم جاری کیا کہ ضلعی شوریٰ اس انتخاب کی دوبارہ توثیق کرے۔ فریق ثانی کی درخواست پر چیئرمین الیکشن بورڈ نے فیصلہ کے لیے یہ معاملہ میرے سپرد کیا ہے۔ میں بحیثیت امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان قرار دیتا ہوں کہ اگر مذکورہ انتخاب میں پندرہ دن کے نوٹس کی دستوری شق پوری نہیں کی گئی تو ٹوبہ ٹیک سنگھ کے منتخب عہدیداروں کو دستور کی دفعہ 19 (9) کی رو سے مرکزی امیر کی طرف سے نامزد عہدیدار سمجھا جائے اور وہ بدستور اپنے فرائض انجام دیتے رہیں گے۔ ان عہدیداروں اور کابینہ کی میعاد عہدہ آئندہ عام جماعتی انتخابات تک ہو گی۔ والسلام! سینیٹر **پروفیسر ساجد میر** (امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان)

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل خانیوال کی کابینہ

گذشتہ جماعتی انتخابات کے موقع پر تحصیل خانیوال کے منتخب عہدیداروں نے باہمی مشورہ سے کابینہ کے باقی افراد مقرر کیے تھے اور وہ تحصیلی کابینہ کی حیثیت میں کام کر رہے تھے لیکن امیر تحصیل نے ناظم وخازن سمیت ساری کابینہ ختم کر کے نئی کابینہ تشکیل دی جو انہیں معقول وجوہ کے بغیر نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اس معاملہ کے حل کے لیے ضلعی سطح پر ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی جس کا فیصلہ اور سفارشات بھی میرے علم میں آئی ہیں۔ اس معاملہ کے حل کے لیے میں گذشتہ انتخابات میں منتخب کیے گئے عہدیداروں اور ان کی پوری کابینہ کو بحال کرتا ہوں اور امیر تحصیل کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ منتخب ناظم وخازن اور کابینہ کے اشتراک وتعاون سے جماعتی کام کریں۔ نیز پہلے کی طرح جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانیوال کو تحصیل جمعیت کا صدر مقام سمجھا جائے اور جامعہ کی انتظامیہ کی اجازت سے اجلاس وغیرہ وہیں منعقد کیے جائیں۔ سینیٹر **پروفیسر ساجد میر** (امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان)

مرکزی جمعیت اہل حدیث شعبہ خدمت خلق کا اجلاس

17/8/15 شعبہ خدمت خلق مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر حافظ عبد الکریم ناظم اعلیٰ ہوا۔ اجلاس میں سابقہ کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور شعبہ خدمت خلق کے حوالے سے آئندہ پروگرامز طے کیے گئے۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ جماعت کے زیر اہتمام پورے پاکستان کے ہر ضلع میں کام کیا جا رہا ہے اور اس کو مزید نظم کے تحت لایا جائے گا۔ ہر ضلع اپنی اپنی سطح پر نادار افراد، بیوگان، یتامیٰ کے ساتھ تعاون کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف اضلاع خاص کر سیالکوٹ، جہلم، لاہور اور اوکاڑہ میں ہسپتال قائم ہیں جہاں پر سالانہ ہزاروں مریضوں کے ساتھ تعاون اور مفت ادویات دی جاتی ہیں۔ اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ جماعت کی سطح پر سکالرشپ پروگرام شروع کیا جائے گا جس کے تحت نادار اور غریب طلبہ کو وظائف دیئے جائیں گے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ سیلاب سے متاثرین کی مدد بھی کی جائے گی اور جلد ہی ان کے نقصانات کا سروے کروایا جائے گا۔ اجلاس میں ناظم شعبہ خدمت خلق حافظ شاہد امین اور ممبران حافظ آصف مجید، مولانا مبشر مدنی اور محمد طاہر شیخ نے بھی شرکت کی۔ (رپورٹ: شعبہ خدمت خلق)

شعبہ خدمت خلق کا دوسرا اجلاس

23/8/15 مرکزی جمعیت اہل حدیث شعبہ خدمت خلق کا اجلاس زیر صدارت حافظ شاہد امین ناظم شعبہ خدمت خلق ہوا۔ اجلاس میں اضلاع سے آمدہ رپورٹ پر غور وخوض کیا گیا۔ پنجاب کے تمام اضلاع سے رپورٹس حوصلہ افزاء ہیں اور الحمد للہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر انتظام تمام اضلاع میں بھرپور طریقے سے شعبہ خدمت خلق کا کام جاری ہے۔ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ عید الاضحیٰ کے موقع پر سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں اجتماعی قربانیاں کی جائیں گی اور گوشت اور فلاحی پیکج متاثرین میں تقسیم کیا جائے گا۔ اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ شعبہ خدمت خلق کے زیر انتظام ان طلبہ کو سکالرشپ دیا جائے گا جو کہ مستحق ہیں اور وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں اور مزید یہ کہ طلبہ کی کردار سازی کے لیے جامع پروگرامز مرتب کیے جائیں گے تاکہ یہ طلبہ مستقبل میں جماعت کی ترقی میں معاون اور جماعت کا دست وبازو بنیں۔ اجلاس میں حافظ آصف مجید، مولانا مبشر مدنی اور محمد طاہر شیخ نے شرکت کی۔ (رپورٹ: شعبہ خدمت خلق مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان)

استاذ الاساتذہ قاری محمد رمضان (جامعہ سلفیہ فیصل آباد) انتقال فرما گئے

25 اگست فیصل آباد: جماعتی حلقوں میں یہ خبر بڑے حزن وملال سے پڑھی جائے گی کہ استاذ الاساتذہ جناب قاری محمد رمضان صاحب صدر مدرس شعبہ تحفیظ القرآن الکریم جامعہ سلفیہ فیصل آباد 25 اگست منگل کی صبح حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! قاری صاحب گذشتہ تین دہائیوں سے جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں تحفیظ القرآن کے سلسلہ میں اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔ بے شمار طلبہ نے ان سے استفادہ کیا۔ بلاشبہ ان کے شاگرد حفاظ کرام کی تعداد ہزاروں میں ہے جو ان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ قاری صاحب نہایت شریف النفس، حلیم الطبع، خلیق، ملنسار، علماء کے قدر دان اور مہمان نواز شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی رحلت سے جامعہ سلفیہ ایک تجربہ کار، ماہر استاد اور اعلیٰ منتظم سے محروم ہو گیا ہے۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر جامعہ سلفیہ میں الشیخ حافظ مسعود عالم صاحب نے پڑھائی جس میں علماء، اساتذہ وطلبہ سمیت کثیر تعداد میں احباب جماعت و دیگر نے شرکت کی۔ جبکہ دوسری نماز جنازہ اگلے دن ان کے آبائی شہر بوریوالہ میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی صاحب نے پڑھائی۔ جنازہ میں علماء، طلبہ، احباب جماعت سمیت ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قاری صاحب کی خطاؤں سے درگذر فرما کر انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین! ادارہ جملہ لواحقین سے اظہار تعزیت اور ان کے غم میں شریک ہے۔ (ادارہ)

جناب عبدالرحمٰن عظیم کو صدمہ..... برادر اکبر جناب عبدالواحد مغل کا انتقال پر ملال

مرکزی جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ سٹی کے ناظم مالیات جناب عبدالرحمان عظیم کے برادر اکبر جناب عبدالواحد مغل طویل علالت کے بعد مورخہ 24 اگست بروز پیر قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے، انکی نماز جنازہ شیخ الحدیث حافظ محمد عباس انجم نے انتہائی رقت آمیز انداز میں مرکزی جامع مسجد اہل حدیث گرجاکھ میں پڑھائی۔ نماز جنازہ کے بعد مرحوم کو گرجاکھ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم انتہائی ملنسار اور خوش اخلاق تھے۔ انہوں نے بہت سے غرباء، نادار اور بیوگان کے ماہانہ وظائف مقرر کر رکھے تھے۔ وسیع دسترخوان کے حامل تھے۔ علماء سے انتہائی محبت کرنے والے تھے، علماء کی مجلس میں بیٹھنا بہت پسند کرتے تھے۔ ان کی نماز جنازہ میں تمام شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ جن میں نمایاں شخصیات مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ، سٹی سرپرست مولانا محمد صادق عتیق، امیر پروفیسر سعید کلیروی، مولانا صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف، علامہ طارق محمود یزدانی۔ میاں محمد جمیل، امیر پنجاب پروفیسر عبدالستار حامد، ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس، میاں محمد سلیم شاہد، مولانا عبدالسلام زاہد، مولانا محمد ابرار ظہیر، قاری غلام مصطفیٰ، حافظ عبدالشکور شیخوپوری، مولانا محمد عارف اثری، قاری عبدالرحیم ساجد، جناب عبدالرحمان بٹ، حکیم محمد افضل جمال، مولانا عطاء الرحمان ثاقب، جناب عبدالسلام مغل، مولانا قاری محمد رفیق شاکر، الشیخ مولانا عبدالسلام زاہد، الشیخ حافظ داؤد رڑیالوی، مولانا خلیل الرحمان یزدانی، مولانا یحییٰ گرجاکھی، حافظ محمد ادریس گرجاکھی، مولانا انور صالح، مولانا قاری محمد شفیق بٹ، مولانا قاضی سعید احمد، مولانا جابر گرجاکھی سمیت سینکڑوں علمائے کرام شامل ہیں، جبکہ مقامی ایم پی چوہدری اشرف انصاری، وفاقی وزیر انجینئر خرم دستگیر خان کے پرسنل سیکرٹری ناصر کھوکھر، سابق ناظمین صابر بٹ، چوہدری فیصل سعید، ڈاکٹر محمد احمد، ظہیر اعوان، عابد بٹ وغیرہ بھی جنازہ میں شریک ہوئے۔ دریں اثنا امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور جناب ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے اپنے تعزیتی بیان میں جہاں سوگوار خاندان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی وہاں پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ جبکہ مولانا قاری عبدالرحیم کلیم، مولانا حافظ محمد یوسف پسروری، مولانا قاری عطاء اللہ عزیز آف ملتان سمیت دیگر کئی شہروں سے جماعتی احباب و علماء نے بذریعہ فون جناب عبدالرحمان عظیم سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مغفرت کی دعا کی۔ نیز قومی امن کمیٹی برائے بین المذاہب ہم آہنگی پاکستان کے مرکزی چیئرمین علامہ ایاز ظہیر ہاشمی نے بھی عبدالرحمان عظیم سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ مدیر اعلیٰ اہل حدیث بشیر انصاری نے عبدالرحمٰن عظیم سے ان کی رہائش پر جا کر اظہار تعزیت کیا اور کچھ دیر ان کے ساتھ رہے، اظہار تعزیت کے لیے جناب عبدالرحمٰن عظیم مغل کا موبائل نمبر 0333-8190712 (ادارہ)

دعائے مغفرت

مبلغ اسلام مولانا قاری محمد عمران یوسف میر محمدی خطیب مسجد طیبہ اہل حدیث الحدید بازار لاہور کے برادر اکبر مولانا قاری محمد الیاس میر محمدی بعارضہ قلب 24 جولائی 2015ء بروز جمعہ لاہور کارڈیالوجی ہسپتال میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ شام 5 بجے مسجد اقصیٰ راجہ جنگ قصور میں مولانا قاری مشتاق احمد میر محمدی نے رقت آمیز دعاؤں کے ساتھ پڑھایا۔

رابطہ قاری عمران یوسف میر محمدی 0300-4701581

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع اوکاڑہ کو سانحہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع اوکاڑہ کے ممتاز عالم دین شیخ الحدیث مولانا محمد شمعون عابد بلوچ مختصر علالت کے باعث 26 مئی 2015ء بروز منگل کی صبح کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا کئی خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے۔ 21 برس سے جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں بطور سینئر مدرس خدمات انجام دے رہے تھے۔ مرحوم اعلیٰ مدرس ہونے کے ساتھ بلند پایہ خطیب بھی تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث سے تاعمر ہمیشہ دلی وابستگی رہی اور تحصیل اوکاڑہ کے سینئر نائب امیر رہے۔ مولانا کی نماز جنازہ تین مقامات پر ادا ہوئی۔ اوکاڑہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی، ستیانہ بنگلہ میں مولانا عتیق اللہ سلفی اور ان کے آبائی گاؤں 580 گ ب جڑانوالہ فیصل آباد میں مولانا عبدالوارث ساجد نے نماز جنازہ کی امامت کے فرائض انجام دیئے۔ نماز جنازہ میں تمام مکتب فکر کے حضرات نے بڑی تعداد میں شرکت کی مولانا کی وفات سے جہاں ان کے خاندان کو صدمہ ہوا وہاں جماعت ایک علمی شخصیت سے محروم ہو گئی۔ رابطہ بھائی مولانا حافظ محمد عبداللہ بلوچ 0300-6977112

شریک غم: حافظ عبدالسمیع اوکاڑوی امیر ضلع اوکاڑہ

اسلامیہ مکتبہ MAKTABA ISLAMIA

مکتبہ اسلامیہ
جودے علم
دوستی کا پیغام

هدایۃ المصلین
المعروف
فضائلِ نماز

تالیف ابوعبداللہ عادل بن عبداللہ آل حمدان
ترجمہ وتحقیق ابواحمد وقاص زبیر نظرثانی حافظ ندیم ظہیر

نماز کی تیاری سے لے کر نماز جمعہ وعیدین کے فضائل پر مبنی ایک منفرد اور ایمان افروز کتاب

حصن المسلم

تالیف سعید بن علی بن وہف القحطانی ترجمہ محمد خبیب صدیق
نظرثانی حافظ بشیر علی زئی تحقیق تخریج وتصحیح حافظ ندیم ظہیر

مستند اذکار ومسنون دعاؤں کی مشہور ومقبول کتاب اب بڑے سائز میں موٹے حروف کے ساتھ بھی دستیاب ہے

عورتوں کے دینی مسائل
اور اُن کا حل

تالیف ڈاکٹر صالح بن فوزان السفوزان
ترجمہ وتحقیق حافظ ندیم ظہیر

روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل اور ان کے حل پر ایک بہترین تصنیف

ملنے کا پتا مکتبہ اسلامیہ
لاہور: بادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369
فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204 - 2641204
Ph 0300-8661763 maktabaislamiapk@gmail.com /maktabaislamia1

اطلاع عام

سالانہ امتحانات وفاق المدارس السلفیہ پاکستان 1436ھ کے دوران جن امیدواروں یا نگران عملے نے ناجائز ذرائع استعمال کیے انہیں اپنی صفائی دینے کا پورا موقع دیا گیا' اس کام میں ملوث پائے جانے والے طلبہ وطالبات کے متعلقہ پرچہ جات منسوخ کر دیئے گئے ہیں اور انہیں دوبارہ سپلیمنٹری امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اور جس نگران کے خلاف ثبوت پائے گئے ہیں آئندہ کے لیے اسے امتحانی ڈیوٹی کے سلسلہ میں نااہل قرار دے دیا گیا ہے۔

منجانب: پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی ناظم امتحانات

سیلاب سے ضلع راجن پور کی تباہی مرکزی جمعیت اہل حدیث کی خدمات

حالیہ سیلاب ماہ اگست 2015ء میں دریائے سندھ اور کوہ سلیمان کے برساتی نالوں نے ضلع بھر میں تباہی مچادی' لاکھوں لوگ مرد' عورتیں اور بچے کھلے آسمان تلے زندگی گزار رہے ہیں۔ مکانات دریا برد' قیمتی جانی ومالی نقصان مرکزی جمعیت واہلحدیث یوتھ فورس نے جام پور' راجن پور' روجہان' کوٹ مٹھن میں امدادی سرگرمیاں شروع ہیں۔ مولانا محمد یٰسین راہی' مولانا مشتاق احمد ڈوڈی' حافظ عبدالرحمٰن سلفی' مولانا قاری محمد یحییٰ ساجد ضلعی نائب امیر' علامہ مولا بخش صدیقی' محمد لیاقت صدیقی' ریاض احمد محمدی' میاں عبدالصبور' میاں احمد نور' چوہدری محمد افضل علوی نے ضلع بھر میں امدادی سرگرمیاں متاثرین میں کھانا' راشن' بستر' ادویات نقدی صورت میں تعاون کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں اہل حدیث یوتھ فورس ASF کی خدمات بھی نمایاں ہیں۔

منجانب: محمد اسماعیل ساجد جام پور

برما کے مسلمانوں پر ظلم وستم بند کیا جائے

باجوڑ ایجنسی اہل حدیث یوتھ فورس کے صدر شاکر اللہ باجوڑی نے کہا ہے کہ مسلم ممالک کا آپس میں اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس وقت برما کے مسلمانوں پر مظالم' یمن میں حوثی باغی اور پاکستان میں بھارت دہشت گردی میں ملوث ہے۔ تمام مسائل کا حل مسلمانوں کے اتحاد اور نفاذ اسلام میں ہے۔

منجانب: لقمان ہاشمی ناظم نشر واشاعت AYF
باجوڑ ایجنسی 0302-4860056

افطار پارٹی

۱۰ رمضان المبارک جامع مسجد ومدرسہ فاروقیہ رجسٹرڈ اہل حدیث حویلی لکھا میں پر تکلف افطاری کا انتظام کیا گیا جس میں پورے شہر سے احباب نے شرکت فرمائی۔ خصوصی شرکت امیر ڈاکٹر اظہر حسن' ناظم مختار محمدی' ناظم دفتر حافظ محمد انس' حافظ احمد فراز اور حافظ عبدالہادی خاں نے فرمائی۔ قاری مرتضیٰ ظہیر نے فضائل رمضان پر درس دیا۔ ادارہ مؤسسۃ الفرقان الخیریۃ سے جناب عمر سعید نے شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کی محنتوں' کوششوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین!

دعائے صحت

جماعت کے مشہور ومعروف قاری حبیب اللہ بسمل مدرس وامام جامع مسجد محمدی اہل حدیث شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد صاحب فراش ہیں' احباب جماعت سے ان کے لیے صحت کاملہ وعاجلہ کی درخواست ہے۔ دعا گو: عبدالشکور کاظم

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوھر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاءاللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت
پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار
ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

مکمل علاج، مکمل خوراک

فیضل

معجون قوتِ اعصاب زعفرانی

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

33 اجزاء کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف

☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن

☆ ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگرموتھ	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	تج	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دار چینی	اکر	الائچی خورد	پنج کانج	شکوفہ اذخر
ورق طلاء	لونگ	مائیں	الائچی کلاں	پنج عشق پنجہ	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند کیکر	جڑ مونگے	ترنجبین	مالچھڑ	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	رس کٹوائی	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

فیضل فوڈز

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577

معجون تسکین دل

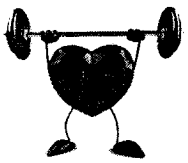

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

- دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
- دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
- جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
- عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

قیمت 1200 روپے
وزن 500 گرام

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خربوزہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	بہمن سفید	عود ہندی
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادام شیریں
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	مغز اخروٹ
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز بادام
گل بنفشہ	الائچی خورد	کہربا شمی	تخم سرخ	

مکمل کیمیکل اور جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ

فیضل FOODS ستار پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلیر کالونی فیصل آباد

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کروانے کیلئے ملیک کے پاس تشریف لائیں۔

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

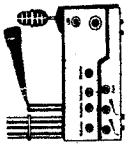

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیا نیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

گولڈن

نیا نیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ 0300-6430739 055-4213430

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (جنریٹر)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک، ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

گزشتہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا نیں گوجرانوالہ
فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد زیشان ربانی
0343-6007696

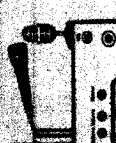

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکزی جمعیت اہلحدیث یوتھ فورس ضلع پاکپتن کے زیر اہتمام

بمقام جامعہ مدنیہ دارالقرآن اہل حدیث محلہ خانپورہ نیو ریلوے پھاٹک پاکپتن

خطبہ جمعۃ المبارک

11 ستمبر کا 2015ء

آغاز خطبہ 12:30

خواتین کے لیے پردہ کا انتظام ہوگا

فضیلۃ الشیخ

حضرت مولانا ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشد صاحب حفظہ اللہ

ناظم تنظیمات مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

مشیر ورزیر اعلیٰ پنجاب

ان شاء اللہ ارشاد فرمائینگے

اہل اسلام سے شرکت کی اپیل کی جاتی ہے

حضرت مولانا سلیم عابد زاہدی

حضرت قاری شوکت حیات

حضرت مولانا عبدالحمید

حضرت مولانا منیر احمد

حضرت مولانا عبدالغفار

حضرت مولانا محمد اسلم شوش

حضرت مولانا محمد عبداللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل کمل

حضرت مولانا محمد حسین

حضرت مولانا عبدالتواب ساجد

حضرت مولانا سیف الرحمن

حضرت مولانا ذوالفقار احمد

حضرت قاری ساجد الرحمن

حضرت مولانا لیاقت علی

عرفان اشرف، عدنان طاہر، رانا نصر اللہ جونیہ، ملک عظیم آٹو سروس

حضرت مولانا ضیاء الحق

حضرت مولانا عمر فاروق

مولانا سردار علی سردار مہتمم جامعہ مدنیہ دارالقرآن اہل حدیث محلہ خانپورہ

0302-7259162

irfaneattar1977@gmail.com 0300-9354701 0300-0320-0333-0313 4110657

مرکزی جمعیت اہلحدیث یوتھ فورس ضلع پاکپتن

28 اگست 2015 کا خطبہ جمعۃ المبارک

ان شاء اللہ عزیز

آغاز خطبہ 12:30 بجے

بمقام جامع مسجد المسلم محلہ فرید آباد راجباہ لنک روڈ نزد فوزیہ دیوان ڈیرہ

انتھک مجاہد

مولانا محمد عباس صاحب

حضرت حفظہ اللہ

ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب

خواتین کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا

ارشاد فرمائینگے

مولانا حبیب الرحمن صاحب

ملک عبدالرشید صاحب آئرن سٹور، حاجی مشتاق احمد صاحب، حاجی اشفاق احمد صاحب

منتظمین: منظر ایوب خان صاحب، حاجی محمد اشرف زرگر صاحب، مولانا قاری محمد زکریا ظہیر صاحب

رانا فاروق احمد صاحب، حاجی نور حسین گھمن صاحب، چوہدری مبارک انور جھنڈ صاحب

مولانا عبدالغفار صاحب

مولانا محمد حسین صاحب

حافظ محمد عبداللہ صاحب

مولانا عبدالتواب ساجد صاحب

مولانا سردار علی صاحب

مولانا محمد اسلم شہزاد صاحب

مولانا محمد اسماعیل کریمی صاحب

حافظ لیاقت علی صاحب

مولانا عمر فاروق صاحب

مولانا سیف الرحمن صاحب

حافظ ذوالفقار احمد میسی صاحب

قاری ساجد الرحمن صاحب

حکیم لطف اللہ و محمد اسلم جامع مسجد المسلم محلہ فرید آباد

0300-6945003

Irtesabar177@gmail.com 0300-9354701 4110657

اہلحدیثو! وعدہ کرو کہ جب تک زندہ رہو گے رسول ﷺ کی ختم نبوت کی چوکیداری کرتے رہو گے

فرمان شہید ختم نبوت
علامہ احسان الٰہی ظہیر

امیر کارواں

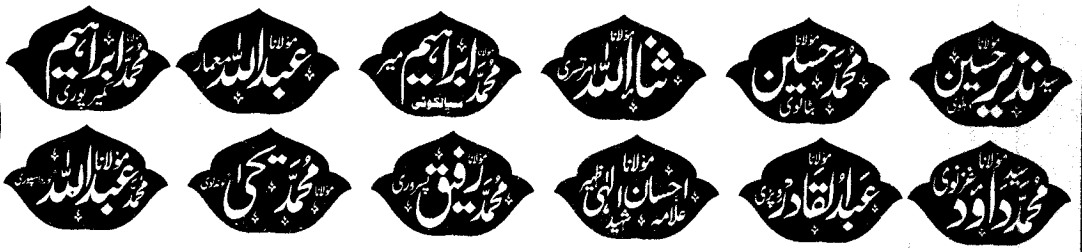

اپیل

وارثانِ منبر و محراب سے

4 ستمبر کا خطبہ جمعہ

2015

"عقیدہ ختم نبوت" کے عنوان پر پڑھایا جائے

یار رہے! 5 اگست 1974 کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیت کے عقائد ونظریات کے متعلق بحث کا آغاز کیا گیا۔ قادیانی خلیفہ ثالث مرزا ناصر کو اپنے عقائد کی وضاحت کے لئے پورا موقع دیا گیا۔ بالآخر 7 ستمبر 1974 کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ لہٰذا علمائے کرام سے گذارش ہے کہ وہ 4 ستمبر کا خطبہ جمعہ "**عقیدہ ختم نبوت**" کے عنوان پر ارشاد فرمائیں۔ اور قوم کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کریں۔ اور رد قادیانیت کے سلسلہ میں علما اہلحدیث کے کردار پر بھی روشنی ڈالیں۔

اس کے علاوہ اپنے اپنے حلقہ میں عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر دروس، کانفرنسز اور سیمینارز کا انعقاد بھی یقینی بنایا جائے۔ اور اس کی رپورٹ راقم کو ارسال کی جائے۔ آپ کی یہ کاوش کل کے لئے جماعتی تاریخ کا حصہ بن سکتی ہے۔ ان شاء اللہ

والسلام:

خادم ختم نبوت

عبدالحفیظ مظہر

کنوینیئر عالمی تحریک ختم نبوت اہلحدیث

رپورٹ بذریعہ ڈاک، SMS، اور ای میل بھیجی جاسکتی ہے۔

0300-6109870,0304-6690766

Email: abdulhafeezmazhar@gmail.com
info@khatamunabiyeen.net

جامعہ خاتم النبیین ﷺ اہلحدیث نزد فاطمہ میرج ہال سمڑیال (سیالکوٹ)

آئیے! سیلاب زدگان کا سہارا بنیں!

برادران اسلام!

اس وقت ملک کے زیادہ تر علاقے خصوصاً صوبہ سندھ سیلاب کی وجہ سے تباہی سے دوچار ہیں۔ کھڑی فصلیں، سینکڑوں بستیاں، بے شمار جانور اور کافی تعداد میں جانی نقصانات ہوئے ہیں۔ اور سیلاب کی وجہ سے ان علاقوں میں وبائی امراض بھی پھوٹ پڑے ہیں۔ ان متاثرین کی مدد کرنا ہمارا دینی اور اخلاقی فریضہ ہے۔ بروقت امداد کیلئے اپنا دست تعاون بڑھا کر اللہ کے ہاں سرخرو ہوں۔

بروقت امداد کیلئے اپنا دست تعاون بڑھا کر اللہ کے ہاں سرخرو ہوں

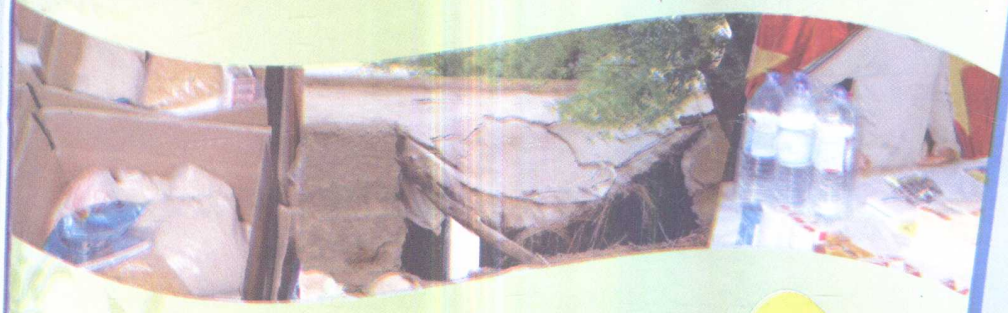

ضروریات

- خیمہ جات
- خشک راشن
- ادویات (خاص کر ہیضہ سے بچاؤ کیلئے)
- نئے کپڑے
- بستر وغیرہ

جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے، جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہو۔

شعبہ خدمت خلق مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
0423 7729933

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876

سنگ بنیاد و افتتاح

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَنْفَعُ النَّاسَ "بہترین لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔"

پروفیسر علامہ حضرت مولانا ساجد میر صاحب حفظہ اللہ
مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

تعارف

ابوہریرہ ٹرسٹ رجسٹرڈ لاہور پاکستان

مضبوط پرعزم مینجمنٹ

حافظ محمد یونس آزاد صاحب
محترم چیئرمین
نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث

جناب محترم میاں محمد طیب صاحب
سرپرست

جناب محترم ملک اظہر فرماش صاحب اعوان
سیکرٹری جنرل

کے زیر سایہ خدمت خلق کے سفر پر رواں دواں

حفظانِ صحت کے اصولوں کے عین مطابق
شعبہ جنرل فزیشن (آؤٹ ڈور)۔ شعبہ چلڈرن (آؤٹ ڈور)
شعبہ حادثات۔ شعبہ گائنی (آؤٹ اینڈ ان ڈور)
شعبہ جنرل سرجری (ان ڈور)۔ لیب۔ الٹراساؤنڈ۔
ایمبولینس سروس اور فارمیسی کی سہولیات سے آراستہ
ابوہریرہ (ٹرسٹ) ہسپتال۔ تمام آپریشن
ماہر سرجنز۔ FCPS کی زیر نگرانی

بافی ان ڈور 24 گھنٹے

ابوہریرہ اسلامک سیکنڈری سکول
حفظ القرآن الکریم کے ساتھ میٹرک تک
100% رزلٹ۔ لاہور بورڈ سے الحاق شدہ

جامعہ صراطِ مستقیم للبنات
صرف مقامی خواتین کیلئے
علوم اسلامیہ و درس نظامی

شعبہ خدمت خلق
نادار و غریب گھرانوں کیلئے

شعبہ اصلاح معاشرہ
برائیوں کے خاتمے کیلئے

لاء فورم
سینئر ایڈووکیٹ محمد احمد چوہان کی زیر نگرانی
مجبور لوگوں کی قانونی راہنمائی کیلئے

اوقات کار:
شام 5 بجے تا 10 بجے رات

قیام سے لے کر کام تک کی تفصیلات کیلئے تفصیلی بروشر کا مطالعہ فرمائیں۔

شعبہ نشر واشاعت
ابوہریرہ ٹرسٹ رجسٹرڈ لاہور پاکستان
ہیڈ آفس: داروغہ والا، لاہور۔ پاکستان
0300-4880673 03423-6851945